نمبر ۴۸ | مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ بغل کے چھالوں کو بھی پہلے کی نسبت آرام ہے:۔

۱۶ اکتوبر لوکل کمیٹی کا ایک عام اجلاس ہوا۔ جس میں میر قاسم علی صاحب پریزیڈنٹ اور ماسٹر محمد طفیل صاحب جنرل سکرٹری منتخب ہوئے:۔

سیرت النبی کے جلسوں کے لئے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے خود نوٹ مرتب کئے ہیں۔ جو ۲۵ اکتوبر تک چھپ کر احباب کو بھیج دیئے جائیں گے۔ جن اصحاب نے ابھی تک ان کے لئے درخواستیں نہیں بھیجیں۔ وہ جلد نظارت دعوت و تبلیغ کو اطلاع دیں:۔

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی مولوی عبدالغفور صاحب کی جگہ اور مولوی عبدالاحد صاحب حلقہ ملتان میں مولوی ظفر محمد صاحب کی جگہ روانہ ہوئے:۔

# آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک اہم اجلاس

## صدرِ محترم پر کامل اعتماد کا اظہار اور وائسرائے کی خدمت میں وفد بھیجنے کی تجویز

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک ورکنگ اجلاس ۱۳ اکتوبر کو لورینگ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت کمیٹی کے صدر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ جن ۱۴ ممبران نے شرکت اجلاس فرمائی۔ اُن میں سر ذوالفقار علی خان ایم۔ ایل۔ اے شیخ صادق حسن ایم۔ ایل۔ اے۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج۔ ملک برکت علی نائب صدر پنجاب نیشنلسٹ مسلم پارٹی مولانا محمد اسماعیل غزنوی اہل حدیث۔ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے سابق ممبر بھی شامل تھے۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ اور کراچی وغیرہ مقامات کے ۹ ممبران آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تار موصول ہوئے جن میں ایجنڈا کی تجاویز کے ساتھ رضامندی کا اظہار کیا گیا:۔

سر ذوالفقار علی خان نے کمیٹی کی طرف سے صدر کمیٹی پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ اور مسلمانانِ کشمیر کے معاملہ میں ان کی بے غرضانہ خدمات کو زوردار الفاظ میں سراہا۔ آپ نے کمیٹی کو آگاہ کیا۔ کہ دربارِ کشمیر بڑی سرگرمی کے ساتھ انگلینڈ میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس لئے اب ضرورت ہے۔ کہ کمیٹی اپنی کوششوں کو دوگنا کر دے۔ سر ذوالفقار علی خان نے کمیٹی کے

سامنے اس ملاقات کا حال بیان کیا۔ جو کمیٹی کی طرف سے ایک مسلم وفد نے پولیٹکل سکرٹری سے کی تھی۔ آپ نے تجویز کیا کہ ایک وفد وائسرائے سے بھی نومبر کے شروع میں ملاقات کرے۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب نے کہا۔ کہ مسلمانوں کی تمام جماعتوں اور انجمنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے معاملہ کشمیر کے لئے کام کرنے والی مختلف جماعتوں میں تنظیم پیدا کرنے کی کوشش کی۔ دیگر مقررین نے بھی اسی قسم کی تقریریں کیں۔ اور عام رجحان یہ تھا۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اپنی کوششوں کو ایسے طریق پر جاری رکھے جس سے تمام مسلمانوں کی کوششوں کو بہترین طریق پر کام میں لایا جائے۔

ممبران کی تقریریں ہو چکنے کے بعد سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے ذیل کا ریزولیوشن پیش کیا۔

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ کشمیر میں عفو عام کے اعلان اور مارشل لاء کی واپسی نے صورت حالات میں آسانیاں پیدا کرنے میں مدد دی ہے۔ اس لئے کمیٹی تواتر اور احتیاط کے ساتھ صورت حالات دیکھ رہی ہے اور جیسا نشوونما ہوتا جاتا ہے۔ اسی کے مطابق اپنی سرگرمیوں کو شکل دے دیتی ہے۔ کمیٹی مسلم پبلک کو یقین دلاتی ہے کہ اس کا کام ایک ایسے طریق پر چلایا جا رہا ہے۔ کہ جس سے مستقل طور پر ایک اچھا نتیجہ برآمد ہوگا۔ اور خدا کے فضل سے کمیٹی ہذا کی مساعی ختم نہ ہوں گی۔ تا وقتیکہ حقیقی کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔ کمیٹی ہذا امید کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ کشمیر دونوں اس کی مساعی کو بنگاہ پسندیدگی دیکھیں گی کیونکہ یہ مساعی ریاست اور رعایا دونوں کے بہترین مفاد کیلئے ہی کی جا رہی ہیں۔"

ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوا۔ اور جلسہ کے اختتام پر کمیٹی نے تازہ نشوونما کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر کمیٹی کو مخصوص کارروائی کا اختیار دیدیا۔

(عبدالرحیم درد ایم۔ اے سکرٹری)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم —— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

# چند نصائح

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معقول حصہ جماعت نے تحریک چندہ خاص کی طرف اخلاص سے توجہ کی ہے لیکن ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں۔ بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔

آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے۔ جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک وقت تھا۔ کہ ہندوستان قربانی سے خالی تھا۔ اس وقت آپ کی قربانی بڑی نظر آتی تھی۔ اب ہندوستان میں قربانی کا احساس ہو گیا ہے۔ اور دوسری اقوام سے زیادہ قربانی کئے بغیر آپ سرخرو نہیں ہو سکتے۔

وہ شخص جو اس بات کی انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا۔

وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔

یہ مت خیال کرو۔ کہ تم امتحان میں پڑ گئے ہو۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنے والا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے۔ اس کا کل کیا حال ہوگا۔

مبارک ہیں وہ جو ہر امتحان کیلئے تیار رہتے ہیں جنہیں اس امر کا صدمہ نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ بلکہ اس امر کا خوف ہے کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وہ۔ کیونکہ فتح انہی کے نام لکھی جائے گی۔

خاکسار میرزا محمود احمد

# "الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے لئے ضروری اعلان

جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ہر سال ایک مقررہ دن نہ صرف تمام ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی جلسے منعقد کر کے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس مبارک موقعہ پر حضور ہی کے ارشاد سے الفضل کا ایک خاص پرچہ خاتم النبیین نمبر کے نام سے شائع کیا جاتا ہے۔ جس کے تمام کے تمام مضامین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف پر مشتمل ہوتے ہیں۔

یہ پرچہ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جس سے ۸ نومبر کے جلسوں میں لیکچر دینے کے تیاری میں بھی بہت کچھ مدد مل سکے گی۔ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس پرچہ کی اشاعت کے لئے پوری سرگرمی سے کام لیں۔ اور بہت جلد منیجر صاحب الفضل کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کتنے پرچے اپنے ہاں فروخت کر سکیں گے۔ خاص کر تبلیغی سکرٹری صاحبان کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے حلقہ میں اس پرچہ کی خوب اشاعت کرنی چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ
قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۴۸ قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

# گاندھی جی اقلیتوں کے مطالبات کی ضمانت دینے کیلئے تیار ہو گئے

## ہندوستان کی قلیل التعداد اقوام کی عداوت اور انگریزوں سے محبت کا اظہار

### گاندھی جی میں انقلاب

گاندھی جی لنڈن گئے تو اس لئے تھے۔ کہ ہندوستان کے لئے سوراجیہ اور مکمل آزادی حاصل کریں۔ لیکن وہاں جاتے ہی کچھ ایسے مسحور ہو گئے۔ کہ وہی حکومت جسے ہندوستان میں شیطانی حکومت کہتے کہتے نہیں تھکتے تھے۔ اور جس کی ہر بات کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اس کے بڑے بڑے ارکان اور دوسرے بااثر لوگوں کی تعریف و توصیف کرنے لگ گئے۔ حتیٰ کہ فرقہ وار مسائل کا تصفیہ کرنے والی غیر سرکاری کمیٹی کی ناکامی کا رونا رونے کے متعلق انہیں وزیراعظم نے جب اس طرح کھری کھری سنائیں۔ کہ ان کی ذلت و رسوائی ہندوستان میں بھی سختی کے ساتھ محسوس کی گئی۔ اور گاندھی جی کے ہمدردوں نے یہاں تک کہدیا۔ کہ "وزیراعظم کی تقریر کا ایک ایک لفظ وہ نیز نشتر ہے۔ جو ہندوستان کے قلب میں پیوست کیا گیا ہے"۔ تو بھی گاندھی جی پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور وہ اب بھی انگلستان کے باشندوں کی مدح سرائی میں رطب اللسان نظر آ رہے ہیں۔

### سمجھوتہ ناممکن بنا دیا

ایک طرف تو ان کی یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف انہوں نے اہل ہند میں سمجھوتہ کرانے کی بجائے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے اختلافات کی خلیج اور زیادہ وسیع ہو گئی ہے۔ اور نہ صرف سمجھوتہ کے امکانات روز بروز نظروں سے اوجھل ہوتے جا رہے ہیں۔ بلکہ آپس میں مستقل جنگ و جدال کے خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔

### وزیراعظم نے کیا کہا

گاندھی جی وزیراعظم کی زبان سے سن چکے ہیں۔ کہ:-

"فرقہ وار مسئلہ کا آپ کی طرف سے متفقہ فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ حکومت کی طرف سے اس کا فیصلہ اور نفاذ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس نے کوئی فیصلہ کیا۔ تو اس کے خلاف ہمارے دوست مہاتما گاندھی غالباً فوراً ستیہ گرہ کا کوئی طریق اختیار کریں گے۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ یہ تصفیہ حکومت کی طرف سے نافذ نہ ہو۔ بلکہ آپ کی دلی تائید اور آپ کے متفقہ فیصلہ کا نتیجہ ہو فرقہ وار مسئلہ واقعات کا حقیقی مسئلہ ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ کا ہندوستان میں وجود ہے یا نہیں۔ میں اس سوال کا جواب خود نہیں دیتا۔ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔ آپ دیانتداری سے اس سوال کا جواب اپنے لئے آپ ہی دیں۔ پس اگر فرقہ وارانہ مسئلہ فی الواقعہ موجود ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں یا یہاں اس کا تصفیہ کس طرح ہو سکتا ہے"۔

### فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی اہمیت

اس کے ساتھ ہی وزیراعظم نے یہ بھی کہدیا۔ کہ

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہندوستان کے لئے دستور اساسی تیار کرنے میں بے حد مشکلات حائل رہیں گی۔ اس لئے نہیں۔ کہ موجودہ حالات کے اندر ملک معظم کی حکومت دستور اساسی مرتب کرے۔ بلکہ ایسی صورت میں بھی کہ میں آپ کو حکومت کی طرف سے کہوں۔ کہ اپنا دستور آپ خود تیار کریں یا پارلیمنٹ آپ کو یہ کہنے پر رضامند ہو۔ کہ اپنا دستور اساسی آپ خود تیار کریں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ آپ بغیر کسی رکاوٹ کے پیش آنے کے چھ انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس کے باوجود عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ ہم اس طرح فیصلہ کریں گے۔ یا اس طرح اس قسم کے الفاظ اور ان افعال میں جن کے ہم مرتکب ہو رہے ہیں بالکل کوئی فرق نہیں ہے"۔

### گورنمنٹ کی طرف سے تجاویز کا مطالبہ

اہل ہند کے آپس کے سمجھوتہ پر اس قدر زور دینے۔ اور اس کی اتنی اہمیت بتانے کے بعد وزیراعظم نے گاندھی جی کے اس عذر خام کی تردید کرتے ہوئے۔ کہ "چونکہ ہمیں یہ معلوم نہیں۔ کہ ہمیں کیا ملنے والا ہے۔ اس لئے اس کمیٹی میں حقیقت کا جذبہ اور احساس پیدا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر ہمیں یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ ہمیں کیا ملنے والا ہے۔ تو ہم تصفیہ سے مجرمانہ اغماض ہرگز نہ کرتے"! کہا:-

"آپ نے دریافت کیا تھا۔ کہ ہم آپ کو کیا دینا چاہتے ہیں اس کے متعلق آپ سے تھوڑا سا اختلاف رکھتا ہوں۔ میرے دوستو۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ ہم نے شروع ہی میں کیا وعدہ کیا تھا کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ جب تک ہم لوگ آپ سے مشورہ نہ کرلیں۔ ہم کوئی فیصلہ کن تفصیل پیش نہیں کر سکتے۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ گفت و شنید کے وسط میں ہم اس خیال کو چھوڑ دیں۔ اور اپنی کوئی دستاویز یا تجاویز تیار کرنے لگ جائیں۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اس راستہ میں ایک سخت مشکل حائل ہے۔ ایسے موقعہ پر حکومت کے لئے کوئی تجویز پیش کرنا سخت مشکل ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی تمام طاقتیں ہمارے سامنے تجاویز پیش کرنے میں صرف کر دیں یہ تجاویز ایسی ہوں۔ جن پر آپ نے آپس میں بھی بحث و تمحیص کی ہو۔ اور ہمارے ساتھ بھی مشورہ کیا ہو۔ نیز یہ تجاویز ایسی ہوں جو بالکل واضح اور قابل عمل ہوں۔ کیونکہ ہم ایسا دستور اساسی تیار نہیں کرنا چاہتے۔ جو ایسی مشین کے مانند ہو۔ جو کام نہ کر سکے۔ خواہ آپ اس پر کتنی ہی قوت کیوں نہ صرف کر دیں"۔

### گاندھی جی پر کچھ اثر نہ ہوا

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ وزیراعظم نے ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کی کامیابی کا سارا دارومدار اہل ہند کے اپنے سمجھوتہ پر رکھا ہے اور اس بات پر بے حد زور دیا ہے کہ وہ آپس میں ضرور سمجھوتہ کرلیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ جو کچھ دینا چاہتی ہے۔ اس کا انحصار بھی آپس کے سمجھوتہ پر ہی ہے۔ جب تک اس سمجھوتہ کے متعلق یہ قطعی فیصلہ نہ ہو جائے۔ کہ یہ ہو سکتا ہے۔ یا اہل ہند اس میں کلی طور پر ناکام رہ چکے ہیں۔ اس وقت تک حکومت اپنی تجاویز پیش نہیں کرے گی۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی کھول کر کہدیا گیا ہے۔ کہ سمجھوتہ کی ناکامی کی صورت میں گورنمنٹ خود جو کچھ دے گی۔ وہ سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں جو کچھ ملتا۔ اس کی نسبت کئی لحاظ سے اہل ہند کے لئے ناخوشگوار ہو گا۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ گاندھی جی پر ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اور وہ اب بھی اسی روش پر قائم ہیں۔ بلکہ اور زیادہ جوش دکھا

رہے ہیں۔ جس پر لنڈن پہونچتے ہی انہوں نے عمل شروع کردیا تھا۔ یعنی اقوام ہند کے سمجھوتہ کو ناممکن الوقوع بنانا۔ اور انگریز کی تعریف وتوصیف کے گیت گانا۔

## لنڈن کے ہندوستانی طلبا اور گاندھی جی

چنانچہ ۱۳ر اکتوبر لنڈن کے ہندوستانی طلباء کے تین کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"میں مسلمانوں اور سکھوں کے علاوہ اچھوتوں اور تمام دوسری اقلیتوں کے مطالبات اور خاص نیابت کے اصول کی سخت مخالفت کروں گا۔ میں اس مخالفت میں اپنی جان تک دے دونگا۔ لیکن ان کے مطالبات پورے نہ ہونے دونگا۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ گول میز کانفرنس کے جو نمائندے اقلیت کے مطالبات کی تائید کر رہے ہیں۔ انہیں شرمندہ کرنے میں آپ میرا ساتھ دیں۔ تاکہ وہ اپنی تائید سے باز آجائیں"

اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی صفائی پیش کردی کہ "میرے متعلق کہا جارہا ہے۔ کہ میں نے مسلمانوں کے مطالبات منظور کرلئے تھے۔ میں اس کی زبردست تردید کرتا ہوں۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ میں نے مسلمانوں کے مطالبات اس لئے منظور کرلئے تھے۔ کہ انہوں نے اچھوتوں کے خاص مطالبات تسلیم نہ کرنے میں میری امداد کرنا منظور کرلیا تھا۔ کانگرس اگر مسلمانوں اور سکھوں کے مطالبات پر غور کر رہی ہے۔ تو محض اس لئے ۔ یہ تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن میں کسی دوسری اقلیت کے لئے سپیشل مطالبات کو کسی بھی صورت میں منظور نہیں کروں گا"

## فرقہ وارانہ سمجھوتہ میں سب سے بڑی روکاوٹ

گویا گاندھی جی مسلمانوں اور سکھوں کے سوا اور کسی اقلیت کے مطالبات نہ صرف سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ جیتے جی انہیں پورے بھی نہ ہونے دینے کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس وقت تک ان کا بھی کوئی مطالبہ میں نے منظور نہیں کیا۔ گویا فرقہ وارانہ سمجھوتہ میں گاندھی جی کھلم کھلا روک بنے بیٹھے ہیں۔ اور یہ بات اچھی طرح جانتے ہوئے روکاوٹ کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ کہ اس طرح اہل ہند کے مطالبات اور ان کے حقوق کو سخت نقصان پہنچے گا۔

## شرانگیز حرکت

اگرچہ ان کی یہ روش ہی بے حد افسوسناک اور رنج افزا ہے لیکن اس کے ساتھ انہوں نے اقلیتوں کے حقوق کو نقصان پہونچانے کے لئے گول میز کانفرنس کے ان نمائندوں کے خلاف جو اقلیتوں کے گلے پر چھری پھیرنے سے ان کا ہاتھ روک رہے ہیں۔ ہندوستانی نوجوانوں سے مدد طلب کی ہے۔ اور ان سے جو اپیل کی ہے۔ کہ ان نمائندوں کو شرمندہ کرکے اقلیتوں کے حقوق کی حمایت کرنے سے باز رکھیں۔ یہ نہایت ہی شرانگیز حرکت ہے اور کوئی عجب نہیں یعنی عاقبت نااندیش نوجوان ایسے افعال کے مرتکب ہوں۔ جو ہندوستان کے لئے نہایت ہی شرمندگی اور ندامت کا موجب ہوں۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا واقعہ ہوا۔ تو ظاہر ہے کہ اس سے اہل ہند کے بین الاقوامی معاملات میں ایسی الجھن پیدا ہوجائے گی۔ جس کا سلجھنا ناممکن ہوگا۔ اور یہی گاندھی جی کی غرض معلوم ہوتی ہے۔

کیا اس سے اس شخص کی جو اپنے آپ کو تمام ہندوستان کا نمائندہ کہتا۔ اور جو اقلیتوں کی ہمدردی اور خیرخواہی کے بڑے بڑے دعوے پیش کرتا رہتا ہے حقیقت ظاہر ہونے میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے۔ اور یہ بات پوری طرح واضح نہیں ہوگئی۔ کہ اقلیتوں کے سمجھوتہ کے سب سے بڑے مخالف خود گاندھی جی ہیں۔ انہیں یہ تو منظور ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اہل ہند کو کچھ نہ دے یا بہت قلیل دے۔ لیکن یہ گوارا نہیں۔ کہ اہل ہند اپنے حقوق کا آپس میں تصفیہ کریں اور اگر کوئی ایسی صورت پیدا ہوگئی۔ تو اس کی مخالفت میں وہ اپنی جان دے دیں گے۔ اور کسی صورت میں بھی اقلیتوں کے مطالبات پورے نہ ہونے دیں گے۔ اس مقصد کے حصول میں وہ نوجوانوں کو بھی اشتعال دلارہے ہیں۔ اور نہایت بے باکی سے مختلف اقوام کے معزز نمائندوں کے منہ آنے اور ان کی تحقیر کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں میں سے کسی نے گاندھی جی کی تلقین کو عمل کا جامہ پہنانے کی شرمناک کوشش کی۔ تو یہ حرکت ان اقوام کے لئے جس قدر دل آزار اور تکلیف دہ ہوگی۔ اس کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور پھر اس کے جو نتائج رونما ہونگے۔ ان کے متعلق بھی ابھی سے قیاس کیا جاسکتا ہے۔

## انگریزوں سے عمدہ برتاؤ کرنے کی تلقین

کیا ہی حیرت کا مقام ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام اقوام کی نمائندگی کا مدعی ان اقوام میں فتنہ اندازی کے لئے تو اس قدر بیہودگی پر اتر آیا ہے۔ لیکن انگریزوں کے متعلق اسی موقعہ پر یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ

"انگلستان کے لوگوں نے جس آشتی اور رواداری کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب انگریز ہندوستان میں تشدد کرنے کو کبھی پسند نہ کریں گے۔ اگر ہندوستانیوں کو ستیہ گرہ اور عدم تعاون شروع کرنا ضروری معلوم ہوا۔ تو ہندوستانی طلبہ کو چاہیئے۔ کہ عمدہ برتاؤ کا اظہار کرکے انگریزوں کے نزدیک قابل عزت بنیں"

اقلیتوں کی مخالفت اور انگریزوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ کی تلقین سے ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی ہندوؤں کی غلامی کا طوق اقلیتوں کے گلے میں ڈالے رکھنے کے لئے انگریزوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ حمایت انہیں حاصل ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہوگیا۔ کہ انہیں ہندو مفاد اور اغراض کی خاطر انگریزوں کے آگے ناک رگڑنے سے بھی دریغ نہیں۔ اور وہ اقلیتوں کو نقصان پہنچانے کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔

## اقلیتوں کا اتحاد

گاندھی جی کی اس درجہ گراوٹ اور اتنی خود غرضانہ روش کے بعد ہندوستان کی تمام اقلیتوں کے لئے اس امر کا اندازہ لگانا بالکل آسان ہوگیا۔ کہ انہیں آپس میں اتحاد اور اتفاق کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس وقت تک سوائے سکھوں کے انہوں نے جس یکجہتی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ نہایت ہی خوشکن ہے۔ امید ہے کہ وہ آئندہ اور بھی زیادہ اس میں قوت اور طاقت پیدا کریں گے اور سکھوں کی علیحدگی کی کوئی پرواہ نہ کریں گے۔

---

## گاندھی جی اور اچھوت اقوام

اچھوتوں کے نمائندے ڈاکٹر امبیدکر نے گاندھی جی کے متعلق حسب واقعات کے رُو سے ثابت کردیا۔ کہ وہ اچھوتوں کے خیرخواہ نہیں۔ بلکہ سب سے بڑے دشمن ہیں۔ اور انہیں اچھوتوں کا نمائندہ کہلانے کا کوئی حق نہیں۔ تو ہندوستان میں ہندوؤں نے گاندھی جی کی حمایت میں اور ڈاکٹر امبیدکر کی مخالفت میں اچھوتوں کی بعض ایسی پارٹیوں سے جو ہندوؤں کے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ ریزولیوشن پاس کرانے شروع کردیئے۔ چونکہ ان اقوام کے اکثر تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ہندوؤں کے جبر و ستم کے نیچے کلیۃً دبے ہوئے اور ان کے دست نگر ہیں اس لئے ان سے ان کے اپنے ہی خلاف کہلا لینا ہندوؤں کے لئے کوئی مشکل نہیں اور اس قسم کی کارروائی کو قطعاً کوئی وقعت نہیں دی جاسکتی لیکن اکثر مقامات پر اچھوت اقوام گاندھی جی کے خلاف آواز بلند کررہی اور ہندوؤں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ بتا رہی ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں اپنے حقوق کا پورا پورا احساس ہے۔ اس احساس کو اور زیادہ ترقی دینے کے لئے مسلمانوں کو ان کی ہر طرح امداد کرنی چاہیئے۔ اور اب جبکہ گاندھی جی نے صاف طور پر کہدیا ہے کہ وہ اچھوت اقوام کی مخالفت میں اپنی جان تک لڑادیں گے۔ تو اچھوتوں کو بھی خواب ذلت سے بیدار ہوکر اپنے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور اپنے دوست دشمن میں تمیز کرنا سیکھنا چاہیئے۔

---

## شدھ ہونے والے اچھوتوں سے آریوں کا سلوک

آریہ سماج کو اچھوت ادھار یعنی ادنیٰ اقوام کو ترقی دینے کا بڑا دعوے ہے۔ اور آج کل جبکہ گول میز کانفرنس میں ادنےٰ اقوام کا نمائندہ اپنے حقوق پر زور دے رہا ہے۔ آریہ سماجی اچھوت اقوام کی

احمدیت کے متعلق مضمون

# رجعتِ بروزی کی حقیقت

مسئلہ بروز سے ناواقفیت کی وجہ سے عام مسلمانوں نے جب احادیث صحیحہ میں کئی جگہ ایسی پیشگوئیاں دیکھیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمایا تھا۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ تو انہوں نے خیال کیا۔ کہ اس سے وہی مسیح ناصری مراد ہیں۔ جو بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کے لئے مبعوث کئے گئے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ اور قرآن مجید سے یہ ثابت ہے۔ کہ جب کامل طور پر کوئی شخص کسی کی خو بو رکھتا ہے۔ تو مجازاً اسے وہی لقب دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن مجید کی وہ آیت ملاحظہ ہو۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی مثال مریم اور امراۃ فرعون سے دی ہے۔ اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ ہر مومن پر ایک وہ وقت آتا ہے۔ جب وہ آسیہ امراۃ فرعون سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور ایک وقت وہ آتا ہے۔ جب وہ مریمیت کے درجہ پر پہنچا ہوتا ہے۔ یعنی کبھی تو نفس امارہ کی وجہ سے اس سے لغزشیں سرزد ہوتی ہیں اور کبھی نفسِ مطمئنہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ غرض بروزی رنگ میں انسان جس درجہ کے انسانوں کا رنگ اختیار کرتا ہے۔ ان میں سے مشہور انسان کے نام اور لقب سے موسوم کر دیا جاتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ بیان فرمایا۔ کہ آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم کا نزول ہوگا۔ تو اس میں آپ نے یہی بتایا کہ آنے والا مصلح مسیح ابن مریم سے کامل مشابہت رکھیگا۔ اور اس مشابہت کیوجہ سے بروزی رنگ میں وہ مسیح ابن مریم ہی ہوگا۔

اسی نظریہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بروزی رنگ میں مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور یہ اعلان فرمایا

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمدؐ و احمدؐ کہ مجتبےٰ باشد

نیز یہ کہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

تو مسئلہ بروز کو نہ سمجھنے والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تناسخ کا قائل قرار دے دیا۔ حالانکہ بروز اور تناسخ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تناسخ اس عقیدہ کا نام ہے۔ کہ ایک ہی روح دوسرے جسم میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کیلئے داخل کی جائے۔ مگر بروز اس کیفیت کا نام ہے۔ کہ ایک شخص کے خواصِ روحانیہ کسی دوسرے شخص میں داخل ہوں۔ اور اس کی سی خو بو رکھنے والا۔ اور اسی کی صفات حسنہ کا مظہر اور پیدا ہو جائے۔ اسی کا نام رجعت بروزی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ بروزی رنگ میں ابن مریم ہونے کا تھا۔ نہ کہ تناسخ کے رنگ میں۔

## بروز کی تعریف

بروز کے عام معنی تو یہ ہیں۔ کہ کسی شے کا ظاہر ہونا مگر اصطلاح اسلام کی رو سے بروز کی جو تعریف ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے:-

"اس وقت خدا نے حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا۔ اور خو، بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ مسیح کا اوتار کر کے بھیجا۔ ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمدؐ و احمدؐ رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ سو میں ان معنوں کے لحاظ سے عیسیٰ مسیح بھی ہوں۔ اور محمد مہدی بھی × × × × × × × × × × × × × × × × × × × × × یہ وہ طریق ظہور ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں۔" (ضمیمہ رسالہ جہاد ص۶)

## بالواسطہ بروز

پس بروز کے لئے یہ ہرگز ضروری نہیں۔ کہ جس کا کوئی بروز ہو اس میں اسی کی روح نے حلول کیا ہو۔ بلکہ اس کے لئے یہ شرط ہے کہ بروز اپنے صاحب بروز کی صفات کا مظہر ہو۔ یعنی جو کمالات صاحب بروز میں نمایاں ہوں۔ وہ اس میں بھی پائے جائیں۔ پھر اگر بروزی انسان کو روحانیت کے مدارج صاحب بروز میں فنا ہو کر اور اس کی کامل اتباع کر کے حاصل ہوئے ہوں۔ تو وہ اس کا بالواسطہ بروز کہلائے گا۔ ورنہ مستقل بروز۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آپ بروز محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور آپ نے جو کچھ حاصل کیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور آپ کی متابعت کی برکت سے حاصل کیا۔ جیسا کہ آپ پر نازل ہونے والی وحی الٰہی کلُّ برکۃٍ من محمدٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فتبارک من علّم وتعلّم سے ظاہر ہے۔

رجعت بروزی جس طرح نیکوں کی ہے۔ اسی طرح اشقیاء کی بھی ہے۔ یعنی بعض نفوس نیکوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور بعض بدوں کے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلا جائیگا۔ جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ کی جو دعا سکھائی ہے۔ اس میں صاف طور پر اسی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ اس امت کے بعض افراد کو گزشتہ نبیوں کے کمال دیئے جائیں گے۔ اور اس میں ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جن میں ازمنہ ماضیہ کے گمراہوں کی برائیاں ہونگی۔

حدیثوں میں بھی آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل پر آچکا۔ وہ ان کی بالشت بالشت اتباع کریں گے۔ اور یہود و نصاریٰ کی صفات ان میں پیدا ہو جائیں گی۔ یہ حدیث بھی رجعت بروزی کا اظہار کر رہی ہے۔ اور سورۃ فاتحہ تو بالکل صاف لفظوں میں بتا رہی ہے کیونکہ ہمیں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ خدایا ہم مغضوب اور ضالین نہ بنیں۔ مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ اگر یہود اور نصاریٰ کی قابل مذمت عادات اور صفات کے مظہر مسلمانوں میں پیدا نہ ہونے والے ہوتے۔ تو پھر یہ دعا سکھانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن یہ دعا سکھانا۔ اور اسے اس قدر اہمیت دینا کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں اس کا پڑھنا فرض قرار دیا۔ بتاتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں یہود اور نصاریٰ کی برائیاں پیدا ہونے والی تھیں۔ چنانچہ پیدا ہو گئیں۔ اور آج خود مسلمان چار و ناچار اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ ان برائیوں کا شکار ہوئے ہیں۔ غرض بروزی صفات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم کی اس آیت میں بھی یہ ذکر ہے۔ وحرامٌ علیٰ قریۃٍ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون حتےٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدبٍ ینسلون یعنے یاجوج ماجوج کا زمانہ زمان الرجعت ہوگا۔ اور اس میں گزشتہ لوگ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ مگر نہ حقیقی طور پر بلکہ بروزی اور ظلی طور پر۔ مطلب یہ کہ گزشتہ زمانہ کے لوگوں کے ساتھ یاجوج ماجوج کے زمانہ کے لوگ ایسی اتم اور اکمل مشابہت رکھیں گے۔ کہ گویا وہی آگئے۔

پس قرآن شریف سے بھی رجعت بروزی ثابت ہے۔

## کتب سابقہ میں بروز کا ذکر

پھر رجعت بروزی کی تصدیق کتب سابقہ سے بھی ہوتی ہے چنانچہ کتب مقدسہ میں بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ پیشگوئی دکھائی دیتی ہے۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ اور عجیب تر بات یہ۔ کہ یہ نہیں کہا جاتا کہ آنے والا پہلے نبی کا مثل یا مظہر یا ہمنام ہوگا۔ بلکہ پیشگوئی میں یوں بیان ہوتا ہے۔ کہ وہی دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ حضرت مسیح ناصری نے یحییٰ کو الیاس قرار دیکر بروز کی حقیقت واضح کر دی۔ انجیل میں آتا ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

"ایلیاہ جو آنے والا تھا۔ یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سن لے" متی ۱۱/۱۴

پھر لکھا ہے:-

"شاگردوں نے اس سے پوچھا۔ کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیاہ کا پہلے آنا ضروری ہے اس نے جواب میں کہا۔ ایلیاہ البتہ آئیگا۔ اور سب کچھ بحال کرے گا لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ ایلیاہ تو آچکا۔ اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا۔" (متی ۱۷/۱۱)

پس حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضرت یحیٰی نبی کو الیاس قرار دیکر بتا دیا۔ کہ حضرت مسیح کے نزدیک بروز کی حقیقت کسی کی طبیعت اور قوت کے ساتھ آنا ہے۔ نہ کہ بطور تناسخ اسی روح کا دوبارہ دنیا میں آنا۔

## آنے والا مسیح موعود

پس بروز کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس سے کسی صورت میں انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی بعض نادان مسیح موعود کی نسبت رجعت بروزی کے قائل نہیں۔ بلکہ وہ ابھی تک اس خیال خام میں مبتلا ہیں۔ کہ وہی مسیح ان کی ہدایت کے لئے آئیگا۔ جو بنی اسرائیل کے لئے آیا تھا۔ ایسے لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ احادیث میں مسیح موعود کو صاف لفظوں میں امتی کہکر پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ اماکم منکم کے الفاظ سے عیاں ہے۔ پس چونکہ آنیوالا مسیح امتی ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ وہ امت محمدیہ کے کسی فرد کے لباس میں جلوہ گر ہو۔ اور وہ بروزی طور پر ابن مریم کہلائے۔ نہ کہ حقیقی طور پر۔

## فنا فی الرسول اور بروز میں فرق

البتہ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فنا فی الرسول اور بروز میں بڑا فرق ہے۔ جسطرح مثیل اور بروز میں فرق ہے۔ فنا فی الرسول اس حالت کا نام ہے۔ جبکہ کسی شخص کے اندر امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اکمل اور اتم درجہ تک پائے جائیں۔ لیکن جب اس حالت سے گزر کر اسے نبوت محمدیہ کی چادر پہنائی جائے۔ اور اس کے آئینہ ظلیت میں محمدی کل اور محمدی نبوت کا انعکاس ہو۔ تو اس وقت وہ حالت بروز کہلاتی ہے۔ گویا فنا فی الرسول ہونا صدیقیت کا مقام ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل بروز ہونا نبوت کا مقام ہے۔ پس اسی لئے فنا فی الرسول کے مقام تک تو امت محمدیہ میں سے سینکڑوں پہنچے۔ مگر بروز کے مقام کے لئے مسیح موعود ہی مخصوص تھے۔ جن کو احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نبی اللہ کہا۔

## مثیل اور بروز میں فرق

پھر مثیل اور بروز میں بھی فرق ہے۔ بروز میں وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔ لیکن مثیل میں نام کا ایک ہونا شرط نہیں۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے مگر بروز نہ تھے۔ کیونکہ خدا نے آپ کا نام موسیٰ نہیں رکھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام انبیاء کے نام دیئے گئے۔ اور آپ ان کے بروز ہو کر نبوت کے مقام پر پہنچے۔ پس فنا فی الرسول اور مثیل ہونا بروز سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ البتہ بروز اور اوتار ہم معنے ہیں۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ یہی وہ مسئلہ بروز اور رجعت بروزی کا ہے جس کو نہ سمجھ کر غیر احمدی علماء و عوام نے خطرناک ٹھوکر کھائی۔ اور مسیح محمدی کا انکار کر کے بہت بڑے گھاٹے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے

# مدیر اخبار "وفاء العرب" (دمشق) کی گفتگو

پچھلے دنوں دمشق کے ایک مشہور ادیب محمود خیر الدین مدیر جریدہ "وفاء العرب" ہندوستان آئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے قادیان بھی تشریف لائے۔ اور تین دن ٹھہرے۔ ہندوستان سے واپس جا کر انہوں نے اپنے اخبار "وفاء العرب" مورخہ ۲۹ ذی الحج ۱۳۴۹ھ میں ایک مفصل مضمون لکھا ہے۔ جسکا ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

" جب میں بخیر و عافیت بمبئی پہنچا۔ تو مجھے استاذ مکرم سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ احمدیہ سے ملنے کا اشتیاق اس فطرتی جذبہ محبت کی وجہ سے جو ان کی طبیعت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے اکثر مشاہیر بلاد اسلامیہ ان کے سلسلہ احباب میں منسلک ہیں۔ پیدا ہوا۔ پھر حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح کی زیارت کا بھی شوق تھا۔ تاکہ خود آپ سے ملاقات کر کے سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو کہ ممالک عربیہ میں بھی کثرت سے اشاعت پذیر ہو رہا ہے۔ کچھ حالات معلوم کر سکوں۔

چنانچہ میں پچاس گھنٹے کے گاڑی کے سفر کے بعد قادیان پہنچا۔ اور شاہ صاحب موصوف کے در دولت پر حاضر ہوا۔ آپ نے انتہائی خوش اخلاقی سے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا۔ اور میری رہائش کے لئے انتظام کر دیا۔ میں آپ کے پاس تین دن ٹھہرا۔ اور دوران قیام میں استاذ مکرم نے مجھے سلسلہ احمدیہ کے نظم و نسق کے دفاتر اور مدارس علمیہ دکھائے۔ جو انتظام کے لحاظ سے کسی باقاعدہ حکومت کے دفاتر سے کسی طرح کم نہ تھے۔ جب میں اس امر کو دیکھتا ہوں۔ کہ قادیان ازمنہ ماضیہ میں ایک چھوٹی سی گمنام بستی تھی۔ اور آج سلسلہ احمدیہ کے ظہور کے باعث مہاجرین و مخلصین کا مسکن بن جانے سے وہ ایک وسیع و فسیح قریباً ۸ ہزار نفوس پر مشتمل شہر نظر آ رہا ہے۔ تو میں محو حیرت ہو جاتا ہوں۔

مجھے استاذ مکرم کی طرف سے یہ بھی بتایا گیا۔ کہ آج اس سلسلہ کے مبشرین و مبلغین دنیا کے کونہ کونہ میں تبلیغ میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ دنیا میں کوئی قابل ذکر مقام ایسا نہیں ہے۔ جہاں لوار احمدیت کے علم بردار نہ ہوں۔ بلاد غربیہ میں بھی عقلمند تعلیم یافتہ لوگ احمدی مبلغین کے ذریعہ دین حق کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں جب مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ تمام انجمنہائے احمدیت کے امراء اور سیکرٹری صاحبان اپنی تبلیغی، تنظیمی، تعلیمی کارگزاریوں کی ماہوار اطلاع متعلقہ مرکزی دفاتر میں بھیجتے ہیں۔ جہاں سے نظارت علیا تک پہنچائی جاتی ہیں۔ تو اس جماعت کی تنظیمی مساعی کی قدر میرے دل میں اور بڑھ گئی۔ کیونکہ جماعت کی تنظیم ان امور کی سرانجام دہی کے بغیر ناقص رہ جاتی ہے

## حضرت اقدس سے ملاقات

میں نے استاذ مکرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کی خواہش کی۔ چنانچہ آپ نے مناسب انتظام کے بعد مجھے مطلع فرمایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے شرف باریابی کی درخواست منظور فرمالی ہے۔ میں وقت معینہ پر جب حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے اپنی جگہ سے اٹھ کر نہایت خندہ پیشانی اور دلپذیر بشاشت کے ساتھ ملاقات کی۔ اور میرے بخیر و عافیت پہنچنے پر مبارکباد دی۔

آپ کا رنگ گندمی ۔ قد میانہ۔ آنکھیں سیاہ اور بے حد خوبصورت ہیں۔ جن سے ذکاوت و ذہانت مترشح ہوتی ہے۔ لغت عربیہ پر پوری طرح عبور رکھتے ہیں۔ اپنوں کی طرح غیروں میں بھی باوجود اختلافات شدیدہ کے محبوب ہیں۔

آپ نے دوران گفتگو میں شام کی اہم سیاسیات کے متعلق دریافت فرمایا۔ جس پر میں نے عرض کیا۔ اگرچہ اہل فرانس شامیوں کو کچھ حقوق دینے کے لئے مستعد نظر آتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ملک کی سیاسی حالت کچھ ڈانواں ڈول سی ہی نظر آ رہی ہے۔

## ہندوستان کی سیاسیات پر گفتگو

فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں نے دریافت کیا۔ کہ ہندوستان کی سیاسی شورش کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے؟ اور کیا حکومت برطانیہ اس تگ و دو کے بعد آپ کے تمام حقوق دیدیگی؟

اس پر آپ نے فرمایا۔ یقیناً ایسے حقوق جو طرفین کے لئے مناسب ہوں۔ حکومت کو دینے پڑیں گے۔ حکومت کی یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ آپس کی غلط فہمی و عدم اعتمادی کا ازالہ کیا جائے۔ چنانچہ راہنمایان ملک کی ایک مجلس اس امر کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ تاکہ ہندوستانی معاملات اور ملکی مفاد کے متعلق بحث و تمحیص اور پھر تصفیہ کریں۔ جس کا نتیجہ یقیناً مفید ہی ہوگا۔

## ہندو مسلم تنازعات

پھر میں نے عرض کیا۔ ہم اکثر ہندو مسلم تنازعات و مناقشات

کے متعلق سنتے رہتے ہیں۔ اس باہمی اختلافات کے کیا اسباب ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ ہندو مسلم معاملہ اس معاملہ سے زیادہ خطرناک ہے جو عہد فرعون میں اقباط اور بنی اسرائیل کے درمیان تھا۔

جب ہم عربی اخبارات میں یہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بھی اتحاد و اتفاق کی تلقین کرتے ہیں۔ تو ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ در اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ ہماری مشکلات و مصائب سے واقف نہیں۔ ورنہ وہ یقیناً جانتے کہ ایسے حالات میں اظہار ہمدردی۔ اور تعاون کرتے۔ دیکھئے۔ تو ہندوستان میں ہندو ہی اس وقت اکثریت میں ہیں۔ جس کی وجہ سے حکومت کی باگ ڈور ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔ انگریزوں کی مدد سے انہیں بڑے بڑے عہدے ملے۔ جن سے انہوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ انگریزوں کو بھی یہ خوف رہتا ہے۔ کہ کہیں مسلمان طاقت پکڑ کر دیگر ممالک کے مسلمانوں کے ساتھ ایک عملی اتحاد پیدا نہ کر لیں۔ جو مغرب کا مقابلہ کرے۔ اس لئے وہ بھی ایسے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کا شیرازہ کمزور ہوتا چلا جائے۔ ہم تو اپنے ہندو بھائیوں سے اتفاق کی پوری پوری خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن ایک طرف ان کی بے جا طمع اور حرص اور دوسری طرف حکومت کی سیاست دونوں اس اتحاد میں حائل ہیں۔ اور اب حالت یہ ہے۔ کہ حکومت روز بروز ہندوؤں کی طاقت کو ہمارے خلاف بڑھا رہی ہے۔ اور اس میں ہماری حالت ویسی ہی ہے۔ جیسے عربوں اور فلسطین کے یہودیوں کے درمیان فتنے کی آگ بھڑکائی جا رہی ہے۔

## ہندو مسلم اتحاد

میں نے عرض کیا۔ مشترکہ خدمت وطن کے لئے کیا اس وقت اتحاد ممکن نہیں؟

اس پر آپ نے فرمایا۔ اس وقت تک جب تک کہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ ہے۔ بظاہر یہ خیال موہوم نظر آتا ہے۔ بالفرض اتحاد ہو بھی جائے تو بھی ہندوؤں کی چالاکی سے کہ ان کی اکثریت انہیں ہی قوت و طاقت کا وارث بنائے گی اور پھر مسلمانوں کی صدائے احقاق و احتجاج ان کے لئے چنداں مفید نہ ہوگی۔ کیونکہ ملک کی تمام تجارت۔ صنعت و حرفت پر ہندو ہی قابض ہیں۔ مثلاً ہندوستان کی آبادی ۳۵ کروڑ ہے۔ جس میں سے ۷ مسلمان ہیں مگر آج مسلمانوں کی اقتصادی حالت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کا مسلمان تاجروں پر جو قرض ہے۔ اس کا سود ۲ کروڑ سالانہ سے بھی زیادہ ہے۔ بلا در سود ایسا ہے۔ کہ اگر مسلمان اپنے سارے کے سارے املاک بیچ کر بھی ادا کرنا چاہیں۔ تو بھی ادا نہ کر سکیں۔ اقتصادی حالت ایک بہت بڑا سبب ہے۔ جو لغزش کی خلیج کو روز بروز بڑھا رہی ہے۔ حکومت اس اقتصادی خرابی کے دور کرنے کے لئے کوئی معقول طریق اختیار نہیں کر رہی۔

## مسلمانوں کا مقاطعہ

میں نے دریافت کیا۔ کہ حکومت برطانیہ کی مخالفت کے لئے کیا باطنی طور پر ہندو مسلم متحد ہیں؟

آپ نے فرمایا۔ بھلا اتفاق کیسے ہو جبکہ حالت یہ ہے کہ علانیہ ہمارا مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان بد قسمتی سے کسی ہندو کی چیز کو ہاتھ لگا دے تو اس کے ساتھ نہایت حقارت آمیز سلوک کیا جاتا ہے۔ اور اسے مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے۔ حکومت کے قوانین بھی ایسے امور میں ان کے موئید ہیں۔

اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ اگر حالات اس درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ تو پھر آپ اس کے دفعیہ کے لئے منظم مقابلہ کیوں نہیں کرتے؟

آپ نے فرمایا۔ ہم نے اپنی جماعت کی تنظیم اس بارے میں بھی مکمل کر لی ہے۔ اور ہر فرد جماعت احمدیہ کو ہدایت ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات مسلمانوں سے خریدا کرے۔ اور وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ ایسا ہی کھانے پینے کے معاملہ کے متعلق بھی اصولی ہدایت ان کو یہ دی گئی ہے۔ کہ ان کے ساتھ جو شخص جیسا برتاؤ کرے۔ ویسا ہی وہ بھی کریں۔ اور یہی عین انصاف ہے اس وجہ سے ہندو خصوصاً احمدیوں کے خون کے پیاسے ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت ہمارے لئے ہرگز در خور اعتنا نہیں۔"

## ہندوؤں کے عقائد

میں نے سوال کیا۔ ہندوؤں کے مذہبی اعتقادات کیا ہیں؟

جواباً آپ نے فرمایا۔ "ہندوؤں کے لاتعداد فرقے ہیں جن میں سے اکثر بت پرست ہیں۔ بعض گائے کو بھی قابل پرستش تصور کرتے ہیں اور ایک گروہ ایسا بھی ہے۔ جو ہر جاندار چیز کا کھانا حرام و ممنوع خیال کرتا ہے۔ چنانچہ یہ لوگ سبزی وغیرہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ ہندو بالاتفاق تناسخ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔"

میں نے عرض کیا۔ ہم آپ کے سلسلہ موقرہ کے متعلق اکثر سنا کرتے ہیں۔ لیکن متعدد امور کے متعلق ہمیں کچھ علم نہیں۔ کیا آپ مجھے ایسے حقائق سے مطلع فرمائیں گے جو میں اہل وطن کو ہدیۃً پیش کر سکوں۔

اس پر فرمایا۔ "ہماری جماعت شریعت حقہ۔ قرآن اور احادیث نبوی پر سختی سے عامل ہے۔ اور ان سے سر مو منحرف نہیں۔ اور مسیح تو یہی کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ہی حضرت مسیح موعود کے ظہور پر دلائل قاطعہ ہیں۔ آپ ہمارے سامنے ظاہر ہوئے۔ اور حقیقی دین اسلام کی راہ دکھائی۔ الحمد للہ کہ اکثر بلاد عربیہ و غیر عربیہ میں سے عقل مند لوگ اور علماء ہمارے مبلغین کے ذریعہ اس سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہمارا مقصد یہی ہے۔ کہ اعدائے اسلام کے شر انگیز پروپیگنڈا کی مدافعت کریں۔ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت پر تلے ہوئے ہیں اور تمام جہان کو دین واحد پر جمع کریں۔ ہمارا اور تمام ملت اسلامیہ کا فرض ہے۔ کہ تمام مخالفین اسلام کا مقابلہ کریں۔

## جماعت احمدیہ کی تعداد

جب میں نے پوچھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا صحیح اعداد و شمار تو میں نہیں بتا سکتا لیکن یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ قریباً سات لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور اس وقت بھی تیز رفتاری کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اور اکثر افراد جماعت احمدیہ اپنی زندگیاں تبلیغ و تبشیر کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ بفضل خدا امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں ہم اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ بلاد عربیہ وغیرہ میں جماعت احمدیہ کی کثیر تعداد پیدا کر سکیں۔

میں نے عرض کیا۔ آپ کا بلاد شام کے دیکھنے کا بھی کوئی ارادہ ہے؟

آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کثرت اشتغال اور دیگر امور اس میں مانع ہیں۔ اگرچہ شامیوں کے حسن اخلاق کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ اس موقعہ پر آ گیا ☆ سلسلہ گفتگو اختتام پذیر ہوا۔ اور میں آپ کی تصریحات کا شکریہ ادا کرتا ہوا آپ سے رخصت ہوا ☆ آپ ہندوستان کے اعلیٰ مفکرین اور چوٹی کے راہنماؤں میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ "اکثر اللہ من امثالہ" (مترجم شیخ مبارک احمد مولوی فاضل)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک کشف

خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اولیاء اور صلحاء کی تائید میں ہمیشہ نشان دکھاتا رہتا ہے۔ اور انہیں قبل از وقت اہم امور سے آگاہ کر کے دنیا پر ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ خدا کے نور سے منور کئے گئے ہیں۔ تا پاک دل لوگ اس نور سے منور ہوں۔

اپریل ۱۹۲۵ء کا ذکر ہے۔ کہ مخدومی مولوی ذوالفقار علیخان صاحب ناظر اعلیٰ نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنا ایک کشف بیان فرمایا ہے۔ جس سے مجھے اضطراب ہے۔ وہ میں تمہیں سناتا ہوں۔ تم دہلی میں رہتے ہو۔ محمد علی صاحب سے اس کا ذکر نہ کرنا حضرت کے الفاظ یہ تھے۔

"میں نے سامنے کسی چیز پر جیسے دیوار ہوتی ہے "محمد علی" لکھا ہوا دیکھا۔ جو میرے دیکھتے دیکھتے مٹ گیا" خدا جانے اس سے کون محمد علی مراد ہے۔ ایک تو آپ کے بھائی مولانا محمد علی اس وقت ہندوستان میں مشہور ہیں۔ دوسرے محمد علی صاحب غیر مبائع ہیں۔ اور تیسرے محمد علی جناح چونکہ میں ہر سہ اصحاب سے خود بھی واقف تھا۔ اس لئے مجھے بھی صدمہ ہوا۔ اور جب لنڈن جانے سے پیشتر بمقام شملہ مولانا محمد علی صاحب علیل ہو گئے۔ تو مجھے بہت ہی فکر تھا۔ وہ اسی علالت میں لنڈن تشریف لے گئے۔ اور ۴ جنوری ۱۹۳۱ء مولانا موصوف نے ہندوستان سے ہزاروں میل دور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا کام کرتے ہوئے جان دیدی۔ آپ کی وفات کے بعد جو شور تمام دنیا کے مسلم و غیر مسلم اخباروں میں مچا۔ اور جو آراء دنیا کے بڑے بڑے عمائد نے ظاہر کیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مرحوم کس شان کی شخصیت کے مالک تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی موت ۲ سال ۹ ماہ قبل بذریعہ کشف اپنے ایک برگزیدہ انسان پر ظاہر کر دی۔

خاکسار عبد الحکیم احمدی ہیڈ کوارٹر رائل ایر فورس۔ شملہ

# سالانہ جلسہ سے پہلے نمائش کی اشیاء بھیجیں

بذریعہ اخبار احمدی خواتین سے پہلے بھی عرض کیا گیا ہے۔ اب پھر ضروری تاکید کی جاتی ہے۔ کہ نمائش کی چیزیں اور اپنی سلائی کشیدہ کاری۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء تک ضرور بھجوا دیں۔ کیونکہ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے خواتین کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو انعام تقسیم کرنے کے لئے اشیاء نمائش کے قابل انعام اور مستحق تحسین ہونے کا فیصلہ کرے گی۔ کہ کس کس کی چیز اعلیٰ ہے۔ امید ہے کہ ہماری لائق بہنیں اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ ایثار اور قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں گی۔ اور ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء سے پہلے اپنی اشیاء میرے نام بھجوا کر عند اللہ اجر حاصل کریں گی۔ وقت پر اشیاء کے بھیجنے سے ایک تو چیزیں درج رجسٹر نہیں ہو سکتیں۔ دوسرے گم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور تیسرے ٹھیک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے براہ مہربانی جلسہ کی تاریخوں سے پہلے اشیاء آ جانی چاہئیں۔ توجہ فرما کر جلد بھجوائیں ☆ والسلام۔ (ام طاہر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان)

نظارتوں کے اعلانات

## مقبرہ بہشتی کے کتبوں کے متعلق اعلان

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والے اصحاب کے جدید کتبے تیار کرائے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ جلسہ سالانہ سے قبل تمام کتبے نصب کرا دئے جائیں گے۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد جو موصی فوت ہو کر دفن بہشتی مقبرہ ہوئے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔ جو احباب ان کے رشتہ دار یا دوست یا ان سے واقف ہوں۔ ان کو چاہئیے کہ ان کی دینی خدمات اخلاص۔ سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے جو تکالیف پہونچی ہوں۔ یا دیگر خصوصیات جو آئندہ نسلوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوں۔ تاریخ یا سنہ بیعت۔ اور عمر بوقت وفات سے دفتر ہذا کو بہت جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ کتبوں پر ان امور کا اندراج کیا جا سکے:-

(۱) مسماۃ جیونی بیوہ میاں نبی بخش صاحب۔ حجام قادیان

(۲) امیر بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی ؍؍

(۳) مہر ماہی بخش صاحب ولد جیوا قوم ارائیں ساکن گوکھوال چک ۲۷۵ ر ب ضلع لائل پور

(۴) شیخ رحیم بخش صاحب ولد شیخ میراں بخش صاحب اردو بازار جموں:-

(۵) سیدہ صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ سید رحمت علی شاہ صاحب بی اے کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۶) حکیم احمد دین صاحب ولد غلام حیدر صاحب مان پور ضلع سیالکوٹ

(۷) ساون صاحب ولد بھلی صاحب سیکھواں۔ ضلع گورداسپور

(۸) میاں محمد الدین صاحب شادیوال ضلع گجرات

(۹) بلقیس بانو صاحبہ زوجہ مولوی محمد شاہزادہ صاحب قادیان

(۱۰) محمد قاسم صاحب ولد پیرانڈتا صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ

(۱۱) بابو عبد اللطیف صاحب ولد مولوی احمد الدین صاحب مرحوم ساکن بوتالہ جھنڈا سنگھ والہ۔ ضلع گوجرانوالہ

(۱۲) حاجی کریم بخش صاحب قادیان

(۱۳) رمضان بی بی صاحبہ زوجہ میاں فقیر محمد صاحب ساکن ماتسر ضلع ہوشیارپور

(۱۴) محمد ابراہیم صاحب ولد میاں قطب الدین صاحب بس گر کوچہ بھاپڑیاں امرتسر

(۱۵) جلال الدین صاحب ولد خیر الدین صاحب سیالکوٹ مہاجر قادیان

(۱۶) ریشم بی بی صاحبہ زوجہ مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان

(۱۷) ابراہیم صاحب ولد شیر محمد صاحب ساکن کٹڑہ جلیانوالہ امرتسر

(۱۸) عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ بابو روشن دین صاحب سیالکوٹ

(۱۹) مسماۃ چندی صاحبہ زوجہ امام علی خان صاحب سنور ریاست پٹیالہ

(۲۰) مولوی عنایت اللہ صاحب۔ ولد قریشی محمد حسین صاحب چک سندھواں ضلع گوجرانوالہ

(۲۱) قاضی محمد علی صاحب ولد قاضی محمد جی صاحب نوشہرہ ضلع پشاور

(۲۲) نور الدین صاحب ولد داد ساکن گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

(۲۳) رحمت بی بی صاحبہ بیوہ نانک قادیان

(۲۴) مولوی محمد عبد الصمد صاحب سنور ریاست پٹیالہ مہاجر قادیان

(۲۵) حضرت مرزا سلطان احمد صاحب قادیان

(۲۶) امام بی بی صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد بخش صاحب قادیان

(۲۷) طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری محمد الدین صاحب قادیان

(۲۸) مسماۃ بیٹھانی المعروف حاکم بی بی صاحبہ زوجہ قاری غلام محمد صاحب قادیان

(۲۹) مسماۃ کیموں صاحبہ زوجہ روشن دین صاحب اوجلہ ضلع گورداسپور

(۳۰) بابو محمد عالم صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب سندپور ضلع سیالکوٹ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

## تبلیغی تنظیم ضلع کیمل پور

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن انڈین ہاسپٹل و جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کیمل پور لکھتے ہیں۔ کہ ضلع کیمل پور میں تبلیغی تنظیم کر کے عہدیداران و انصار اللہ مندرجہ ذیل منتخب کئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک عہدیدار اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔ میں اس کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں:-

**نائب مہتمم تبلیغ ضلع کیمل پور** مکرمی ملک غلام نبی صاحب دومیل

**تحصیل پنڈی گھیب** تبلیغی انسپکٹر:- مکرمی مولوی احمد خان صاحب مدرس پنڈی گھیب

**تبلیغی سکرٹری** ماسٹر محمد اکبر صاحب بسال

**انصار اللہ:-** (۱) منشی اولیا خان بسال

(۲) مولوی احمد الدین صاحب پیر سلطانی

(۳) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پنڈی سرال

(۴) مولوی گل محمد صاحب پنڈی گھیب

**تحصیل فتح جنگ** تبلیغی انسپکٹر:- راجہ محمد نواز خان صاحب

**سکرٹری تبلیغ:-** جناب جعفر خان صاحب ترال

**انصار اللہ:-** (۱) جناب میاں خان صاحب پٹواری ڈھڈیان

(۲) ملک سلطان محمد صاحب مدرس ساکن چک امرال

(۳) منشی حیات بخش صاحب راولپنڈی کامیرا

(۴) منشی محبوب عالم صاحب مدرسہ سہال

(۵) پیر بخش صاحب انعام خور ساکن مندوال

**تحصیل تلہ گنگ** انسپکٹر تبلیغ:- مکرمی محمد عالم صاحب

**تبلیغی سکرٹری:-** ایضاً

**انصار اللہ:-** چونکہ اس علاقہ میں کوئی احمدی نہیں ہے بدیں وجہ انصار اللہ بھیجے جاویں گے جو کہ مہتمم تبلیغ ضلع کے ہمراہ دورہ کریں گے:-

**تحصیل اٹک** انسپکٹر تبلیغ:- ماسٹر نیاز احمد صاحب سروالہ

**سکرٹری تبلیغ:-** حافظ مشتاق احمد صاحب

**انصار اللہ:-** (۱) مکرم احمد شاہ صاحب ساکن موضع ماڑی

(۲) محمد ظفر صاحب صدر بازار کیمل پور

(۳) عبد الکریم صاحب

(۴) مکرمی فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور

(۵) مکرمی مستری محمد زمان صاحب ساکن حسن ابدال

(۶) مکرمی میاں تاج محمود صاحب حضرو

(۷) مکرمی عبد الرحمٰن صاحب ملاحی ٹولہ

**تھانہ چونترہ ضلع اٹک:-** شیخ محمد الدین صاحب محرر پولیس چونترہ اٹک۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

## جماعت احمدیہ کوئٹہ کے کارکن

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے حسب ذیل کارکنوں کے انتخاب کی منظوری دی جاتی ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جنرل سکرٹری بابو محمد اسمٰعیل صاحب

سکرٹری صیغہ مال ملک عطاء اللہ ظہور احمد صاحب

سکرٹری تبلیغ منشی عبد المجید خان صاحب

سکرٹری تعلیم و تربیت بابو محمد اسمٰعیل صاحب

سکرٹری وصایا منشی عبد المجید خان صاحب

سکرٹری امور عامہ بابو محمد بخش صاحب۔ آڈیٹر ملک عطاء اللہ ظہور احمد صاحب

# آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ارکان کی طرف سے

## ایک اہم اعلان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا کام ایک ٹھوس کام ہے۔ اسی کمیٹی نے اس وقت ہندوستان میں کشمیر سے دلچسپی پیدا کر دی۔ جب کہ پنجاب سے باہر کے لوگ اس مسئلہ کی حقیقت سے بالکل ناواقف تھے۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ انگلستان امریکہ شام مصر جاوا سماٹرا وغیرہ ممالک میں بھی لوگوں کو کشمیر کے مسلمانوں کی حالت سے واقف کر کے ان سے ہمدردی کا مادہ پیدا کیا۔ اور ریاست کو اس کی اصل صورت میں ظاہر کیا۔ پھر کشمیر کمیٹی نے وزارت برطانیہ اور حکومت ہند کو متواتر حقیقت سے آگاہ کر کے اور ارکان پارلیمنٹ میں ایجی ٹیشن پیدا کر کے اس امر میں دلچسپی لینے کے لئے آمادہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست اب مسلمانوں کو حقوق دینے پر آمادہ ہے کشمیر کے تختہ مشق مظلوموں کی مالی امداد نہیں صحیح مشورہ قانونی امداد علمی امداد اور ہر قسم کی ضروری امداد کا انتظام کیا اور کر رہی ہے۔ لیکن بعض لوگ بعد میں آ کر اس کام کو اپنی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اس پر اعتراض نہیں کہ کوئی اور بھی یہ کام کرے۔ بلکہ خوشی ہے۔ اور نہ اس پر اعتراض ہے۔ کہ کوئی اپنے طریق کو بہتر قرار دے لیکن یہ امر ضرور قابل اعتراض ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی احمدیوں یا قادیانیوں کی تحریک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا صدر احمدی ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس کے اتنے ممبروں میں سے صرف تین احمدی ہیں۔ جن میں سے دو قادیان اور ایک صاحب لاہور کے مرکز سے تعلق رکھتے ہیں۔ باقی سب حنفی یا اہلحدیث ہیں۔ چنانچہ اہلحدیث کی انجمن کے ناظم مولوی محمد اسمٰعیل غزنوی علماء میں سے مولانا میرک شاہ صاحب اور مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان صوفیا میں سے جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور ان کے خلیفہ سید کشفی شاہ صاحب نظامی اور پیروں میں سے مولانا ابوبکر صاحب بنگالی کے صاحبزادے ابو ظفر صاحب بوہرہ قوم کے اعلیٰ رکن سیٹھ محمد علی صاحب اسی طرح سیاسی لیڈروں میں سے ہر طبقہ کے لوگ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی عمریں مسلمانوں کی ترقی میں خرچ کر دی ہیں۔ پس باوجود ان لیڈروں اور علماء کی شمولیت کے یہ کہنا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیانی تحریک ہے۔ بہت بڑا ظلم ہے۔ اور اس سے سوائے اس کے کہ مظلوم کشمیریوں کے کام کو نقصان پہنچے۔ اور کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

اسی طرح افسوس ہے کہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سب ممبروں نے استعفا دیدیا ہے۔ یہ امر بھی درست نہیں۔ چنانچہ میں ذیل میں ایک تحریر شائع کرتا ہوں۔ جس سے یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی اب بھی آل انڈیا حیثیت رکھتی ہے اور اس کے ممبر اس پوزیشن کے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اور پبلک پر اثر ڈال سکتے ہیں اور ایسا کام کر سکتے ہیں جس سے زیادہ کام اور کوئی شاید نہ کر سکے۔ یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔ مولانا شفیع داؤدی سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب بھی اس کے ممبر ہیں۔ اور اس کے کام کو نہایت تن دہی سے انگلستان میں سرانجام دے رہے ہیں۔ بوجہ ہندوستان سے باہر ہونے کے ان کے دستخط نہیں کرائے جا سکے۔ ہندوستان کے بعض ممبروں کے بھی بوجہ گھر پر نہ ہونے کے دستخط نہیں کرائے جا سکے۔

مرزا محمود احمد قادیان

### اعلان

ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ کمیٹی ٹوٹ گئی ہے۔ اس کے ممبر مستعفی ہو گئے ہیں اور یہ کہ کمیٹی کی کسی قسم کی مدد نہ کی جائے وغیرہ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی ٹوٹ گئی ہے یہ کمیٹی خدا کے فضل سے اسی طرح قائم ہے اور اپنا کام پوری مستعدی سے کر رہی ہے۔ جب تک ہمارے ۳۲ لاکھ مظلوم بھائی کشمیری آزاد نہ ہوں گے۔ کمیٹی انشاء اللہ کام کرتی رہے گی۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کی مدد کرے گی۔ یہ کمیٹی اس کام کو ہرگز درمیان میں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں

خاکساران

(۱) ملک برکت علی صاحب ایڈووکیٹ سابق ایڈیٹر آبزرور رکن نیشنلسٹ پارٹی لاہور (۲) مولانا سید حبیب شاہ صاحب ایڈیٹر سیاست لاہور۔ (۳) مولانا محمد یعقوب صاحب ایڈیٹر لائٹ لاہور (۴) نواب سر محمد ذوالفقار علی خاں صاحب ایم۔ ایل۔ اے رئیس لاہور (۵) مولانا سید محمد اسماعیل صاحب غزنوی ناظم جمعیۃ اہلحدیث امرتسر (۶) نواب محمد ابراہیم علی خاں صاحب نواب آف کنجپورہ۔ ایم ایل۔ اے (۸) مولانا سید کشفی شاہ صاحب نظامی رنگون (۹) جناب عبدالرحیم صاحب درد کار بمبئی۔ (۱۰) جناب محمد علی اللہ بخش صاحب مختار کار جناب پیر صاحب بوہرہ قوم بمبئی (۱۱) جناب محمد اسماعیل حاجی احمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کچھی میمن یونین کلکتہ (۱۲) مولانا ابو ظفر وجیہ الدین صاحب ولد مولانا ابوبکر صاحب بنگالی (۱۳) جناب احمد عبدالستار صاحب اعزازی سکرٹری کلکتہ مجلس (۱۴) مسٹر ایچ۔ ایس۔ سہروردی بیرسٹر ایٹ لا کلکتہ ایم۔ ایل۔ سی۔

### نوٹ

بعض ممبران نے اعلان کے ساتھ اپنی طرف سے کچھ نوٹ بھی دئے ہیں۔ چنانچہ بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی جو کسی زمانہ میں کانگرس پارٹی کے چوٹی کے لیڈر تھے۔ یہ لکھتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض خود غرض لوگ اس قسم کی باتیں مشہور کر رہے ہیں۔ کہ ارکان کشمیر کمیٹی نے استعفا دیدیا ہے۔ میری رائے میں یہ کمیٹی نہایت عمدہ اور ضروری کام سرانجام دے رہی ہے۔ اور ہمارے مظلوم کشمیری بھائیوں کی امداد میں کوشاں ہے۔ اس کمیٹی کو خدا توفیق دے۔ کہ وہ اپنے اس نہایت اہم کام کو جس کو اس نے اپنے کندھوں پر اٹھایا جاری رکھے۔

ریاست کے حکام کا رویہ دن بدن خراب ہو رہا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مسلمانان کشمیر کو اس طرح ریاست کے حکام کے رحم پر نہ چھوڑیں۔ مسلمانوں کو امید ہے۔ کہ ہمارے کشمیری بھائیوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ اور آخرکار حق و انصاف کی فتح ہو گی چونکہ میری رائے میں کشمیر کمیٹی کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے اس کمیٹی سے استعفا نہیں دیا۔ عبدالرحیم درد ایم اے سکرٹری

## جموں کے نمائندوں کا سرینگر میں استقبال

مسلمانان جموں کے نمائندے جب حال ہی میں اس لئے سرینگر پہنچے۔ کہ نمائندگان کشمیر کے ساتھ مل کر اپنے مطالبات ریاست کے سامنے پیش کریں۔ تو بالفاظ ملاپ ۷ اکتوبر مسلمانوں نے نہایت جوش و

# انجمن اسلامیہ خانقاہ معلّی سرینگر کا سالانہ جلسہ

## ریاست کے اعلیٰ افسروں کی شمولیت اور مالی امداد

## مولوی ظفر علی خان کے خلاف اظہار نفرت

### اعلیٰ افسران ریاست کی شمولیت

۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۱ء کو بدستور قدیم انجمن اسلامیہ خانقاہ معلّی کا سالانہ جلسہ بروز اتوار زیر صدارت جناب مرزا سر ظفر علی خان صاحب وزیر تعلیم جموں و کشمیر صحن خانقاہ معلّی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک ایک بجے شروع ہوئی سب سے پہلے پیرزادہ سید محمد مقبول بیہقی صاحب نے تلاوت قرآن شریف کی۔ کے بعد ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد افسران مندرجہ ذیل جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ صاحب صدر جلسہ کے علاوہ جناب مسٹر پی کے واتل صاحب۔ جناب خان بہادر ٹھاکر آغا سید حسین صاحب۔ جناب نواب خسرو جنگ صاحب پرسنل سکرٹری مہاراجہ بہادر۔ جناب ٹھاکر کرتار سنگھ صاحب گورنر کشمیر و جناب پنڈت سری رام صاحب وزیر وزارت وغیرہ

حسب پروگرام شیخ محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ شیر کشمیر نے بعد تلاوت قرآن کریم ایک موثر قومی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مفتی مولوی ضیاء الدین صاحب ضیاء آف پونچھ نے ایک فارسی نظم صدر جلسہ کے خیر مقدم میں پڑھ کر سنائی۔ اور ایک نظم اردو میں پڑھی جو حصول تعلیم کے متعلق تھی۔ اسی اثناء میں سر راجہ ہری کشن کول صاحب وزیر اعظم تشریف لائے

### مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی تقریر

مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل ہائیکورٹ کشمیر نے ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ مجمع تقریباً چالیس پچاس ہزار کا تھا۔ تمام تعلیم یافتہ مسلم نوجوان حاضر جلسہ تھے۔ مولوی صاحب موصوف کی تقریر سے حاضرین از حد متاثر ہوئے مولوی صاحب نے جب چندہ کی اپیل کی۔ تو منسٹر صاحبان ریاست نے فراخدلی سے کافی رقم دی۔ اور حاضرین جلسہ نے بھی دل کھول کر چندہ پیش کیا بعد ازاں پنڈت سری کنٹھ صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر ایس۔ پی کالج صدر جلسہ قرار پائے۔ پنڈت صاحب موصوف نے بہ تلاوت آیت قرآنی لا اکراہ فی الدین۔ موثر اور معنی خیز تقریر کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمگیر مساوات پیش کی۔ اور نہایت موثر یانہ الفاظ میں اپنی محبت و اخلاص کا اظہار کیا۔ اسی دوران میں جناب ٹھاکر جناب سنگھ صاحب بہادر ریونیو منسٹر کشمیر تشریف لائے۔ اور کرسی صدارت کو زینت بخشی۔ انہوں نے بھی فراخدلی سے در چندہ عنایت فرمایا۔

### مولوی ظفر علی کی آمد

چار بجے کے بعد مولوی ظفر علی خان مالک اخبار زمیندار لاہور نے بمعیت فرزند خود مسٹر اختر علی خاں سرکاری موٹر میں جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جب تقریر کے لئے اجازت چاہی۔ تو اراکین انجمن نے اجازت دیتے ہوئے ایک نوٹس سکٹری صاحب انجمن نے فرقہ دارانہ مورد سے بچنے کے لئے دکھایا۔

### لعنت اور نفرت کی آوازیں

مولوی صاحب جب تقریر کرنے لگے تو انہوں نے اپنی تقریر کا رخ اس تحقیقاتی کمیشن کی حمایت میں جس کے متعلق مسلمانان کشمیر و جموں نے قبل از تحقیقات عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ پھیرا۔ مولوی صاحب کی یہ کجروی دیکھ کر تمام تعلیم یافتہ۔ اور عام پبلک نے۔ شیم شیم۔ اور لعنت نفرت کی آوازیں چاروں طرف سے بلند کیں۔ ہر چند اراکین انجمن و دیگر معززین حاضر جلسہ نے پبلک سے خاموش ہونے کے لئے کہا۔ مگر لوگوں میں جوش زیادہ بڑھتا گیا خاص کر ایک سرگروہ اہلحدیث جناب خواجہ احمد اللہ صاحب جنرل شال مرچنٹ جو کہ سری نگر کی ایک بڑی متمول ہستی ہیں۔ اراکین انجمن کے رویہ پر اس قدر برافروختہ ہوئے۔ کہ انہوں نے اپنے قیمتی کپڑے پھاڑ ڈالے اور فرمایا۔ یہ اور اس کا بیٹا دونوں مسلم کش اور غدار ہیں۔ پہلے بھی ریاست سے اپنے بیٹے کے ذریعہ ایک بڑی رقم ہضم کر چکا ہے۔ اب دوبارہ اسی غرض سے مسلم مفاد کو مٹانے کے لئے آیا ہوا ہے۔ فوراً ان دونوں کو سٹیج سے باہر نکال دو ورنہ میں اپنی جوتی سے ان کو ذلیل کر کے نکالوں گا۔ یہ وہ اڈیٹر ہے جس نے ہندوستان کے مسلمانوں میں بجائے ہمدردی کے مسلمانان کشمیر کے مفاد کو کانگرس کی آڑ میں رہ کر سخت نقصان پہنچایا ہے۔ ہم اس کی شکل تک دیکھنا نہیں چاہتے۔ اس پر مولوی صاحب موصوف حواس باختہ ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر کچھ سوچ کر ایک رقعہ اس مضمون کا پیش کیا۔ کہ اب میں کوئی فرقہ وارانہ تقریر نہیں کروں گا۔ مسٹر محمد عبد اللہ ایم۔ ایس۔ سی۔ اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل نے بھی یہ رقعہ پیش کر کے بہت کچھ لوگوں کو سمجھایا۔ اور یہاں تک کہ اطمینان دلایا کہ اگر مولوی ظفر علی صاحب کوئی فرقہ وارانہ یا مخالفانہ تقریر کریں۔ تو ہم بحیثیت آپ کے نمائندہ اس کی تقریر کی تردید کر سکتے ہیں۔ مگر آپ نے جواب دیا۔ کہ ہم ہرگز اس کی تقریر نہیں سنیں گے۔ اگر اسے تقریر کے لئے کھڑا کیا گیا۔ تو یہ اجتماع عظیم یہاں سے چلے جانے پر مجبور ہو گا۔ اس پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جو لوگ ظفر علی خان صاحب کی تقریر سے ناراض ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ یہ سن کر تمام لوگوں نے ہاتھ اٹھائے۔

### مولوی ظفر علی کی واپسی

مولوی ظفر علی نے اپنی پوزیشن صاف کرتے ہوئے کہا۔ میں سرکاری مہمان نہیں ہوں۔ اگر ہوں گا بھی تو کیا گاندھی جی ولایت میں انگریزوں کے مہمان نہیں ہیں۔ کیا سرکاری مہمان ہونے سے میں آپ کا دشمن ہوں۔ اس پر خواجہ احمد اللہ صاحب مذکور نے پھر جوش میں آ کر مولوی ظفر علی خان مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اور پبلک نے بھی ان نعروں کی ہم آہنگی اختیار کی جس سے ساری فضا گونج اٹھی۔ آخر مولوی ظفر علی صاحب بمعیت فرزند خود پولیس کی زیر نگرانی بکمال پریشانی اور مایوسی جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

### شکریہ

آخر میں ان احباب اور ہمدردان اسلام کا شکریہ اراکین انجمن خانقاہ معلّی بکمال احترام بجا لاتے ہیں۔ جنہوں نے بہت دلچسپی سے جلسہ ہذا کی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ازاں جملہ چند اصحاب جو قابل ذکر ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ حضرت مولانا مولوی میر واعظ احمد اللہ صاحب ہمدانی نمائندہ کشمیر و پریذیڈنٹ انجمن ہذا۔ و حضرت مولانا میر واعظ مولوی محمد یوسف صاحب نمائندہ کشمیر و سکرٹری انجمن اسلامیہ ہائی سکول۔ و جناب مسٹر محمد عبد اللہ صاحب ایم ایس سی شیر کشمیر نمائندہ کشمیر۔ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل ہائی کورٹ کشمیر۔ جناب خواجہ احمد اللہ صاحب جشائی۔ ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل۔ جناب خواجہ سعد الدین صاحب شال رئیس اعظم و نمائندہ کشمیر۔ جناب مولوی مفتی ضیاء الدین صاحب ضیاء آف پونچھ۔ جناب مسٹر عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے۔ جناب مولوی مسٹر جلال الدین صاحب بی۔ اے۔ جناب مسٹر غلام نبی صاحب۔ خواجہ غلام محی الدین صاحب گنگو رئیس۔ جناب پیرزادہ سید محمد مقبول بیہقی۔ و جناب پیرزادہ سید غلام محی الدین صاحب اندرابی جناب پیرزادہ محمد یحییٰ صاحب رفیقی۔ خواجہ احمد اللہ صاحب جنرل شال مرچنٹ بٹہ مالو۔ پیرزادہ حکیم عبد الحی صاحب۔ مسٹر بشیر احمد صاحب۔ خواجہ علی محمد صاحب میونسپل کمشنر۔ خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب مہتمم سکرٹری انجمن۔ پیرزادہ غلام محمد صاحب۔ خواجہ صدر الدین صاحب شال مرچنٹ۔ خواجہ غلام محمد صاحب بانڈے۔ پیر قمر الدین صاحب وکیل ہائی کورٹ۔ وغیرہ

خامہ نگار

۲۱/ اکتوبر ۳۱ء

## محافظ اٹھرا گولیاں
گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیان۔ پنجاب

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ ہی کی مجرب نسخہ ہیں اور مشہور ہیں۔ (اور ان گولیوں کے ذریعہ) کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہیں ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا ؛

## حب مقوی اعصاب
### فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے بھی خاص علاج ہیں ؛

قیمت بیس گولیاں ایک روپیہ ۸؍
ملنے کا پتہ
عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی
قادیان

---

## مجربات حکیم الامۃ
### نورالدین رضؓ

**سرمہ نورالعین** آنکھوں کے امراض کے لئے بے نظیر سینکڑوں سندیں موجود فی تولہ دو روپے

**نیلی گولی** ہر قسم کے تپ کا حکمی علاج کونین کے نقائص سے مبرا فی درجن ۶؍

**کشتہ طلاء** مردانہ طاقت کا محافظ، مقوی اعصاب۔ مقوی اعضا رئیسہ۔ فی خوراک ۸؍ ؛

علاوہ ازیں ہر مرض کا علاج بمفصل کیفیت آنے پر کیا جا سکتا ہے اور فیس طے کر کے باہر بھی بلا سکتے ہیں ؛

فضل الرحمٰن مفتی
طبیب قادیان پنجاب

---

## احمدیہ پریس
### امرتسر

میں لکھوائی چھپوائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے ؛

محمد شفیع احمدی
مالک احمدیہ پریس
امرتسر

---

## الفضل کا گیارھواں صفحہ

آپ پچھلے الفضل کے گیارھویں صفحے میں خاتم النبیین نمبر کا اعلان پڑھ چکے ہیں ؛

فرمائیے کتنے پرچے آپ کو بحساب ۴؍ فی کاپی وی پی کئے جائیں یا آپ بذریعہ منی آرڈر قیمت بھجوا دیں گے۔ وقت انتظار اب ختم ہو چکا ہے۔ مہربانی فرما کر جلد اطلاع بخشیں ؛

منیجر الفضل

---

## باجلاس جناب عبدالغنی صاحب تحصیلدار صاحب جھنگ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم جھنگ

جوالا داس ولد رام دتا اوپل محو تحصیل جھنگ بنام خدا بخش ولد احمد یار عصیانہ سکنہ موضع ...

| | | |
|---|---|---|
| جوندا ولد ″ ″ | ″ | ۲ غلام ولد غازی ″ ″ ″ |
| جگت رام ولد دیو رام | ″ | ۳ شمبر ولد محمد ″ ″ ″ |
| چند ربھان ″ | ″ | ۴ محمد ولد یارو ″ ″ ″ |
| دکا یا رام ولد پیر رام ″ | ″ | ۵ امیر ولد علی ″ ″ ″ |
| شو لال ″ | ″ | |
| رام لال | ″ | مدعا علیہم |

بذریعہ جوالا داس بیان

**دعویٰ مبلغ ۱۰؍ فصل ربیع ۱۹۳۱ء اراضی خسرہ ۳۵۲۳ کھاتہ ۱۵۵ واقعہ موضع ...**

## اشتہار

سمن بمقدمہ بالا میں بہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم باوجود اجراء سمن حاضر عدالت نہ ہوئے اور بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے کہ جملہ مدعا علیہم مورخہ ۱۷؍۱۰؍۳۱ حاضر عدالت ہو کر اپنا جواب دعویٰ پیش کریں۔ بعد میں کوئی عذر سماعت نہیں ہوگا اور کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ بتاریخ ۱۴؍۹؍۳۱ء ۔ دستخط عدالت

---

## دیکھئے لوگ انگریزی کس طرح بلا استاد سیکھ رہے ہیں

**بابو سید محمد خلیل صاحب** سیکنڈ کلرک سب رجسٹرار آفس ضلع پرنیا سے لکھتے ہیں۔

مجھے ایک زمانہ سے انگریزی سیکھنے کا شوق تھا۔ لیکن میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ جب میں نے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار دیکھ کر اسے منگوایا۔ تو استاد کی مدد کے بغیر انگریزی میں مجھے اتنی لیاقت ہوگئی۔ کہ انگریزی میں ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ جس کے لئے مصنف کا بے حد مشکور ہوں۔ (۲) جناب جمعدار چونی لعل صاحب چھاؤنی کوہاٹ۔ جدید انگلش ٹیچر بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ تھوڑے ہی دنوں میں کافی لیاقت حاصل کر لی۔ اگر آپ اس کتاب کی قیمت پچاس روپیہ بھی رکھتے۔ تو بھی تھوڑی ہوتی "

۴۰۳ صفحے دوسرا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ناپسند ہو۔ تو کل قیمت واپس ؛

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

## ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— اخبار زمیندار نے اعلان کیا تھا۔ کہ احرار اسلام نے مولوی ظفر علی صاحب کے کہنے سے کشمیر میں جتھے بھیجنے ملتوی کئے ہیں۔ لیکن صدر مجلس نے اس کی پرزور تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ زمیندار کے اس بیان میں کوئی صداقت نہیں۔ نیز یہ کہ مولوی مذکور کا احرار کے ان نمائندوں سے جو دربار کشمیر کی دعوت پر گئے ہیں۔ کوئی تعلق نہیں ؛

—— ناظرین کو یاد ہوگا۔ گذشتہ عید کے موقعہ پر جموں کے ایک ہندو سب انسپکٹر نے خطبہ روک دیا تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اس کے حق میں فیصلہ کیا تھا ینگ مینز ایسوسی ایشن کی طرف سے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کیا گیا۔ جس کا فیصلہ کرتے ہوئے جسٹس دلال نے لکھا ہے کہ خطبہ نماز کا ایک حصہ ہے۔ اور اس میں مداخلت مذہبی مداخلت کے مترادف ہے ؛

—— لاہور سے ۱۵ اکتوبر کی خبر مظہر ہے کہ جناب آغا حیدر عدالت عالیہ لاہور جسٹس فورڈ کی جگہ جو ریٹائر ہو رہے ہیں۔ مستقل کر دئے گئے ہیں ؛

—— ریلوے بورڈ نے صدر ریلوے مینز فیڈریشن کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مختلف ریلویز کے ایجنٹوں سے مشورہ کرنے کے بعد بورڈ نے دس ہزار مزید ملازم کو برخاست کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے فیڈریشن اور بورڈ میں ۲۷ اکتوبر کو ایک مشاورت ہوگی۔ صدر نے بورڈ کو تار دیا ہے کہ یہ تجویز اعلان جنگ کی حیثیت رکھتی ہے ؛

—— ڈسکہ کو جانے والے اکالی جتھہ کے رہنما سردار کھڑک سنگھ ۱۵ اکتوبر کو پسرور کے قریب زیر دفعہ ۱۴۴ الف گرفتار کر کے سیالکوٹ جیل میں بھیج دئے گئے ہیں

—— بمبئی سے ۱۳ اکتوبر کی ایک خبر ہے کہ چونکہ سونے اور چاندی کا نرخ گر گیا ہے۔ اور باہر بھیجنے میں کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے بیرونی ممالک میں اس کی برآمد بند کر دی گئی ہے۔ شمالی ہند سے فروخت کے لئے جو سونا بمبئی آتا تھا۔ اس کی مقدار بھی اب کم ہو گئی ہے ؛

—— نواب مہرشاہ ۱۵ اکتوبر کو لاہور سے نواب سر عبد القیوم ۱۴ کو پشاور سے اور مسٹر جمال محمد اسی تاریخ کو مدراس سے گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ موخر الذکر صاحب ایوان تجارت کی نمائندگی کریں گے۔ سر عبد القیوم نے سرحد کے مسلمانوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ ان کے مطالبات منظور کرانے میں کامل سعی کریں گے ؛

—— سر محمد یعقوب صاحب کے تار کے جواب میں سر آغا خاں نے انہیں بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مجلس مقننہ کے مسلم ارکان کو یقین دلا دیجئے۔ کہ مسلمانوں کے مفاد کا پورے غور کے ساتھ تحفظ کیا جا رہا ہے ؛

—— لندن سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرقہ وار خصوصاً ہندو مسلم سوال کو ثالثی بورڈ کے سپرد کر دینے کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن سکھ اس کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ثالث کے حوالے نہیں کر سکتے۔ بعد کی خبر ہے کہ مسلمان بھی اس پر رضامند نہیں ہوتے ؛

—— لندن میں ۱۳ اکتوبر کی شام کو وزیر ہند وانڈیا آفس کے فوجی مشاہیر کی ممبران گول میز کانفرنس کے ساتھ فوجی نظام کے متعلق غیر رسمی بات چیت ہوئی۔ جس کے دوران میں وزیر ہند نے کہا برطانوی افواج غیر برطانوی افسران کا حکم ماننے کے لئے کبھی تیار نہ ہوں گی جو لوگ اس میں شریک ہوئے ان کا خیال ہے۔ کہ اس ذہنیت کی موجودگی میں فوج کے مسئلے پر گول میز کانفرنس ٹوٹ جائیگی ؛

—— ڈیلی میل لندن نے پنڈت مالوی کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے آپ گنگا جل اپنے ساتھ لائے تھے۔ اور اب بھی ہر ہفتہ ایک خاص مقدار آپ کو پہونچ جاتی ہے۔ وہ کھانے پینے۔ نہانے وغیرہ کے لئے وہی پانی صرف کرتے ہیں۔ کیونکہ دوسرا پانی استعمال کر کے وہ پوتر نہیں رہ سکتے۔ کھانا کھاتے وقت وہ لنگوٹی باندھ کر ماتھے پر قشقہ لگاتے ہیں۔ اور ارد گرد لکیر کھینچ لیتے ہیں۔ غیر ہندو کے سایہ سے ان کی خوراک بھرشٹ ہو جاتی ہے۔ اور پھر اسے نہیں کھا سکتے ؛

—— ۱۵ اکتوبر کو پٹنہ کے قریب ایک ریلوے سٹیشن پر دن کے وقت تیس مسلح ڈاکو حملہ آور ہوئے اور تمام سامان توڑ پھوڑ ڈالا ملازموں کو زد و کوب کیا۔ دو آدمی ہلاک کر ڈالے اور سب کچھ لوٹ کر لے گئے ؛

—— ریاست کشمیر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسلمانان جموں و کشمیر ۱۹ اکتوبر سے اسکہ کو اپنے مطالبات مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پیش کریں گے

—— ۱۶ اکتوبر کو گاندھی جی نے مسلم وفد سے ملاقات کی۔ اختتام پر آپ نے رائٹر کے نمائندہ سے کہا۔ کہ حالات امید افزا ہیں ؛

—— ۱۵ اکتوبر کو گاندھی جی نے سٹوڈنٹس موومنٹ ہاؤس میں تقریر کی۔ جس کے خاتمہ پر ایک روسی طالب علم نے کہا۔ کہ اگر آپ کٹر ہندو ہونے کے بجائے زیادہ سیاست دان ہوتے۔ تو مسلم تصفیہ کے زیادہ قابل ہو سکتے ؛

—— گورنر جنرل وائسرائے ہند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے مقدمہ سازش کی سماعت کرنے والے ٹربیونل کے کمشنران کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ملزم دانستہ ایسی کارروائی کرے جس سے تحقیقات میں مزاحمت کا اندیشہ ہو۔ اور ملزم عدالت میں حاضر نہ ہو۔ یا حاضر کئے جانے کے خلاف مزاحمت کرے۔ تو وہ اس کی غیر حاضری میں سماعت کر سکیں۔ اور ملزم کی غیر حاضری کی وجہ سے کارروائی میں کوئی بےقاعدگی رہ جائے۔ تو کسی عدالت کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ وہ اس فیصلہ کو منسوخ کر سکے

—— ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء سے ان تاروں پر جو ہندوستان کے ایک مقام سے دوسرے مقام تک بھیجے جائیں۔ دو آنہ فی تار معمول سے زیادہ فیس لی جائے گی۔ تار کے پتے پہلے مفت رجسٹری ہوتے تھے۔ نیز ایک فرم کے دس سے زیادہ تار کے پتے رعایتی شرح پر رجسٹری کئے جاتے تھے۔ لیکن آئندہ پچیس روپیہ سالانہ یا پندرہ روپیہ ششماہی ایڈریس رجسٹری کرانے کی فیس وصول کی جائے گی ؛

—— فسادات سکندر آباد کے سلسلہ میں جو مسلمان ماخوذ تھے۔ ان میں سے ۸ کو بر فرد جرم لگا کر عدالت نے باقی ۹۷ کو رہا کر دیا ہے۔ اور فیصلہ میں لکھا ہے کہ فرقہ وارانہ واردات کے سلسلہ میں ایک قوم کے گواہوں کی دوسری قوم کے خلاف شہادت اس وقت تک قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسرے ذرائع سے بھی یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ ملزموں نے فسادات میں عملی حصہ لیا۔ تین ہندوؤں پر بھی فرد جرم لگائی گئی ہے۔

—— ڈسکہ کے مورچہ کے لئے پشاور سے ۱۹ اکالیوں کا ایک جتھہ ۱۷ اکتوبر کو روانہ ہوا ہے ؛

—— راولپنڈی میں چوروں نے ایک ہندو سوداگر کے گھر میں گھس کر اہل خانہ کو گیس کے ذریعہ بیہوش کر دیا۔ اور سب کچھ اڑا کر لے گئے حتیٰ کہ مستورات کے جسموں سے بھی نہایت اطمینان کے ساتھ زیور اتار لئے ؛

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

# چندہ خاص اور جماعت احمدیہ

## عہدہ داران فوری توجہ فرماویں!

**پیچھے نہ رہیں** نظارت بیت المال کیطرف سے متواتر اعلانات کے ذریعہ یہ امر واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ جماعت کے تمام افراد اپنی ایک ماہ کی آمدنی تین اقساط میں ضرور سلسلہ کی ضروریات کے لئے قربان کردیں۔ پہلی قسط کے لئے ماہ ستمبر اور دوسری قسط کے لئے ماہ اکتوبر اور تیسری قسط کیلئے ماہ نومبر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا۔

مجھے اس امر کے اظہار کی ضرورت سختی سے محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ابھی ایک بڑی تعداد جماعتوں اور افراد ایسی ہے۔ کہ جن کی طرف سے چندہ خاص کی پہلی قسط باوجود متعدد اعلانات و خطوط کے داخل نہیں ہو سکی۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسی جماعتوں سے جن کے وعدے آچکے ہیں۔ یا کچھ رقم آچکی ہے۔ اُن سے التماس کرتا ہوں کہ وہ ماہ اکتوبر میں اپنی پہلی قسط یا اس کا بقایا یا دوسری قسط داخل کردیں۔ تا وہ اپنے اُن بھائیوں سے جنہوں نے ماہ ستمبر میں قسط داخل کردی ہے۔ پیچھے نہ رہ جائیں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ خاص کی تحریک فرماتے ہوئے فرمایا۔

"ضرور ہے کہ پہلی قسط ہندوستان کی ہر جماعت کی ۱۵ ستمبر تک دفتر میں پہونچ جائے۔ اور آئندہ دونوں ماہ میں بھی ۱۵ تاریخ قسط پہنچ جائے"

اس ارشاد کی تعمیل میں تمام جماعتوں اور افراد کا فرض تھا۔ کہ وہ پہلی قسط ۱۵ ستمبر تک ادا کردیتے۔ اور دوسری قسط ۱۵ اکتوبر تک داخل کرتے۔ مگر ایسی کئی جماعتیں اور افراد ہیں۔ جنہوں نے پہلی قسط بھی ادا نہیں کی۔ کجا یہ کہ دوسری قسط ادا کریں۔

**انفاق فی سبیل اللہ** میں اس قسم کی تمام جماعتوں اور افراد سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خدارا وقت کی نزاکت کو سمجھیں اور سلسلہ کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے غیر معمولی جد و جہد سے کام لیں۔ قرآن کریم اور اسلام کے احکام اس امر پر واضح روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ خدا کے حضور وہی مال بہت زیادہ مقبول سمجھا جاتا ہے۔ جو تنگی اور عسر کی حالت میں اللہ کی راہ میں شرح صدر سے خرچ کیا جائے۔ پس جبکہ اس وقت سلسلہ کو روپیہ کی ازحد ضرورت ہے۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اور نظارت بیت المال متعدد خطوط اور اشتہارات اور اخبارات کے ذریعہ توجہ دلا چکی ہے۔ ہر جماعت اور اس کے ہر فرد کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاویں۔ آخر یہ مال جو ہم کماتے ہیں۔ کسی کی طرف سے آتا ہے۔ اللہ ہی ہے۔ جو ہمیں رزق پہنچاتا ہے وہی ہمارا رازق اور وہی روزی رساں اور وہی ہمارا حقیقی والی و متکفل ہے۔ پس جب ہم محض اللہ تعالےٰ کے فضل ہی سے مال کماتے ہیں۔ تو اگر اس کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی ضرورت پڑے۔ تو کیوں ہم اس کی راہ میں شرح صدر سے اپنے مال کو خرچ نہ کریں۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ ہر جماعت اور افراد کو خواہ وہ زمیندار ہوں یا تاجر پیشہ ہوں یا ملازمت پیشہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اُن کو پوری کوشش کر کے اپنا کمایا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ اگر اب تک اُس کی تعمیل نہ ہوئی ہو تو اب ۳۱ اکتوبر تک دو اقساط کی رقم کسی صورت میں بھی بغیر ادا کئے نہیں رہنے دینی چاہیئے۔ کیونکہ آخری حد جس کے اندر اندر دونوں قسطوں کا وصول ہو جانا ضروری ہے۔ وہ ۳۱ اکتوبر ہی ہے۔ وقت بالکل قریب اور کام بہت زیادہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ احباب جماعت کامل اخلاص اور مستعدی کے ساتھ فرائض کی سرانجام دہی میں عملی حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کے حضور اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی دعاء خاص میں حصہ لیں گے۔

### خصوصاً زمیندار جماعتیں توجہ فرماویں

شہری جماعتوں کے ساتھ زمیندار جماعتوں کو بھی خصوصیت سے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا چندہ بھی ماہ اکتوبر میں داخل ہونا چاہیئے نہیں اس قربانی میں کسی صورت میں بھی اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق پیچھے نہیں رہنا چاہیئے میں جانتا ہوں کہ اکثر زمیندار جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ میں بڑی رقوم داخل کیا کرتی ہیں۔ پھر فصل خریف کے وصول کا بھی یہی وقت ہے۔ پس زمیندار جماعتیں جو سالانہ کا چندہ اور فصل خریف کا چندہ تو اس موقعہ پر ادا ہی کیا کرتی ہیں ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ چندہ خاص بھی ادا کریں تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں .........

خدمت دین بجا لاکر پورا حصہ حاصل کریں۔ اور کوئی تعجب نہیں۔ کہ ان کی یہ قربانی جو چندہ خاص کی ہے۔ ان کے واسطے بہت سے فوائد دینی و دنیوی کا پیش خیمہ ہو۔

احباب کو یہ یاد رکھنا چاہیئے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جو لوگ مصیبت اور مشکل کے وقت اس کے دین کی امداد کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ بھی ان کی مصائب اور مشکلات کے اوقات میں ان کی غیر معمولی نصرت و مدد فرماتا ہے۔

**قابل توجہ عہدہ داران** حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا ہے کہ خدا کے دین کی راہ میں قربانی کرنے والے کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ بلکہ زمین اور آسمان ان کی تائید و نصرت کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور برکات الٰہی و سماوی کے دروازے ان کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ پس میں اس تحریک کے ذریعہ عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ چندوں کے وصول کرنے میں پوری ہمت و استقلال سے کام لیں اگر وہ اس امید اور یقین سے کام لینگے۔ کہ ہم نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت اپنی جماعت کے ہر ایک دوست سے چندہ خاص ضرور وصول کر کے وقت پر پہنچانا ہے۔ اور اس غرض کیلئے اخلاص اور محبت کیساتھ لوگوں کے پاس بار بار جائینگے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی احمدی شخص نہیں ہو سکتا جو اس قربانی میں شامل ہونے سے پیچھے رہ جاوے۔ بلکہ وہ خوشی سے حصہ لیگا۔ اور اسے اپنے لئے سعادت یقین کریگا۔ مگر اس کیلئے ضروری ہے کہ وصول کرنے والے کارکن احباب تھک کر مایوس نہ ہو جاویں۔ اور مایوسی مومن کی شان نہیں ہے۔

پس شہری جماعتیں عموماً اور زمیندار جماعتیں خصوصاً چندہ خاص کے وصول کرنے و ارسال کردہ فارم کو پُر کرنے میں اب بھی مستعدی سے کام لیں۔ اور کوشش کریں کہ اگر ۱۵ اکتوبر تک اپنی دوسری یا پہلی قسط نہ ارسال کرسکیں تو ۳۱ اکتوبر تک ضرور ارسال کردیں۔

اگر باوجود کوشش کے زمیندار جماعتیں اس ماہ میں دو قسط ادا کرنے کے ناقابل ہوں۔ وہ ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع کردیں۔ کہ وہ نومبر میں اپنا چندہ خاص سالم کا سالم داخل کردینگے۔ تا اکتوبر کے اخیر میں حضرت اقدس کے حضور میں جو رپورٹ پیش کیجائے اس میں عرض کیا جاسکے۔ کہ فلاں فلاں جماعت کا چندہ خاص نومبر میں داخل ہوگا۔ اور اس طرح اس تاخیر کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے لی جاسکے۔

پس دوستوں کو چاہئیے کہ پوری تن دہی کے ساتھ اس تحریک کو کامیاب کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور مومنانہ ایثار دکھا کر میعاد مقررہ کے اندر اندر حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ اگر دوست ایسا کرینگے۔ تو یقین رکھیں کہ ان کو بعد کو افسوس نہیں کرنا پڑیگا۔ بلکہ بفضل خدا ان کی مشکلات کے دور ہونے کے سامان پیدا ہوں گے۔ اور ان کے نیک نمونے دوسروں پر اثر ڈال کر ایک طرح خیرات جاریہ کا سبب بنینگے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس کی راہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدم بقدم چل سکیں۔ آمین۔

---

# زمیندار جماعتوں کی قربانیاں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر کہ

"ابھی بہت سی جماعتیں اور افراد ایسے ہیں جنہوں نے اس طرف (چندہ خاص کی تحریک سے مراد ہے۔) بہت کم توجہ کی ہے۔ یا بالکل نہیں کی ہے۔

آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے رستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے بلکہ اور قربانی کرنے کو طیار رہیں"

زمیندار جماعتوں کو دعوت دی گئی ہیں۔ اور وہ کوشش کر رہی ہیں حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تعمیل میں وقت کے اندر چندہ خاص کی رقم ادا کردیں۔ جیسا کہ بابا محمد حسن آنریری انسپکٹر کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ صاحب موصوف نے ضلع گورداسپور کی مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کیا ہے۔

جماعت طالب پور بھنگواں۔ چوہدری نذیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ یہاں کثرت سے زمیندار احمدی احباب کی ہے۔ جن کو چندوں کے لئے باقاعدہ کیا جارہا ہے۔ آج کل کی اقتصادی حالت کا بھی بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ چندہ خاص کی رقم ۳۰۰ جو مرکز سے مقرر کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ وقت کے اندر ادا کی جاویگی۔ اس میں میں اپنی طرف سے ۲۰۰ روپیہ ادا کرونگا۔ اور ایک صد روپیہ زمیندار احباب سے وصول کرونگا۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ یہ کل رقم اول تو ۳۱ر اکتوبر تک یکمشت داخل کردوں۔ ورنہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کل رقم داخل ہوجائیگی۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے

جماعت سارچور منشی نور احمد خاں سیکرٹری چندہ خاص کی ۱۶۰ روپیہ کی رقم مقرر کی گئی ہے امید واثق ہے۔ کہ اس کی پہلی قسط ۱۵ر اکتوبر تک یہاں سے روانہ ہوگی۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ۳۰ر نومبر تک حضرت کے حکم کی تعمیل میں پوری رقم داخل کردیں۔

## شہری جماعتیں توجہ فرمائیں!

آج ۲۰ اکتوبر ہے جن شہری جماعتوں نے اپنا چندہ خاص اپنے وعدہ کے مطابق دو قسطیں پوری نہیں بھیجی ہیں۔ یا وعدہ کا فارم نہیں بھیجا ہے۔ وہ ۳۱ر اکتوبر تک اپنے وعدہ کی دو قسط کے برابر رقم ضرور داخل کریں۔ اور جن کا فارم نہیں آیا۔ وہ اپنی دو قسط کے ساتھ اپنا فارم بھی ارسال کریں۔ (ناظر بیت المال)

---

جماعت اٹھوال۔ میاں محمد ابراہیم صاحب چندہ خاص وجلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالےٰ پوری کوشش سے وصول کیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ماہ نومبر میں یکمشت یکصد روپیہ داخل کردیا جاویگا۔ اور اس کے علاوہ چندہ عام بھی جس قدر ۳۰ر نومبر تک وصول ہوگا پیش کیا جاوے گا۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے آئے ہیں۔

جماعت بھیر و چیچی ۸۰ روپیہ۔ جماعت کاہنوان ۵۰ روپیہ۔ جماعت اوجلہ ۱۰۰ روپیہ خان فتح ۲۰ روپے۔ شاہ پور امرگڑھ ۲۰ روپے قلعہ لال سنگھ ۲۰ روپے۔ لیمن کرال ۱۰ روپے ضلع گورداسپور کی دوسری جماعتوں سے بھی میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندہ خاص کو ۳۰ر نومبر تک پورا داخل کرنے کی پوری سعی کرینگی۔

جماعت ویرووال۔ یہ جماعت اس سال ہی نئی قائم ہوئی ہے۔ عبدالمجید خاں اور خورشید احمد صاحب کا چندہ وصول ہوگیا ہے۔ مگر بھیجا اس واسطے نہیں گیا۔ کہ ارد گرد کے دوسرے احمدی احباب کو بھی اس چندہ میں شامل کرلیا جاوے۔ آپ پر یہ بات واضح ہے۔ کہ آج کل زمینداروں کی حالت اچھی نہیں ہے۔ مگر تاہم بھی زمینداروں کو چندہ خاص میں شامل کیا جارہا ہے۔

محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری ضلع گجرات گو زمینداروں کی حالت اچھی نہیں ہے۔ مگر تاہم بھی جو کچھ بن پڑا۔ اس ماہ میں ضرور ارسال کیا جاوے گا۔ اور خاکسار نے اپنا چندہ خاص یکمشت مبلغ ۲۰ روپیہ اور ۳ روپیہ چندہ عام کا بقایا اور ۲ روپیہ مسجد لنڈن کا چندہ ارسال کیا ہے۔ یہ رقم میں قرضہ اٹھا کر بلکہ قرضہ بھی سودی لے کر ارسال کررہا ہوں۔ لیکن یہ کسی قدر دیر سے روانہ کیا ہے۔ مگر وقت کے اندر ہے۔ دوسرے احباب سے چندہ کی کوشش ہو رہی ہے۔

مندرجہ بالا مثالیں زمیندار جماعتوں کی ہیں۔ جنہوں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ تعالےٰ وقت کے اندر چندہ خاص یعنی ۳۰ر نومبر تک ضرور داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس میں دوسرے اضلاع کی زمیندار جماعتوں سے بھی تاکید کرنا چاہتا ہوں۔ جبکہ ضلع گورداسپور کی زمیندار جماعتیں باوجود مالی تنگی کے بروقت اپنا چندہ خاص ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ دوسرے اضلاع کی زمیندار جماعتیں بھی وقت پر چندہ خاص میں حصہ نہ لیں۔ لیکن اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ کارکن احباب پورے اخلاص اور ایثار سے کام لے کر محبت کے ساتھ احباب سے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے وصول کریں تو اللہ تعالےٰ اس نیک کام میں ان کی مدد و نصرت فرمادیگا۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

# احمدیہ جماعت کی مستورات مسجد لندن کی اپیل کا چندہ فوری پورا کریں!

قریباً دو ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مستورات سے خاص طور پر انکو مخاطب فرما کر ایک اپیل فرمائی۔ کہ مسجد لندن (جو کہ خالص احمدیہ مستورات نے اپنے چندہ سے طیار کرائی ہے۔) کے گنبد کی مرمت کی ضرورت ہے۔ اور کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امام مسجد لندن خان صاحب منشی فرزند علی صاحب کو ارشاد فرمایا۔ کہ کسی کمپنی سے فیصلہ کر کے مرمت کا کام شروع کر دیں۔ اور کہ چونکہ یہ مسجد خالص احمدیہ مستورات کی ہے۔ اس لئے میں ان سے ہی مرمت کے لئے روپیہ کی اپیل کرتا ہوں۔ چنانچہ مرمت کے لئے آٹھ دس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا۔ جب کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء میں ان الفاظ میں ارشاد فرمایا۔

"عورتوں کو تحریک آٹھ دس ہزار روپیہ کی کی گئی ہے۔..... اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ آٹھ دس ہزار روپیہ کی تحریک کبھی کوئی بڑی تحریک نہیں۔"

پس اس رقم کے پورا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ جماعت کی ہر ایک بہن سے اپیل فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اس ابدی ثواب میں حصہ لیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض احمدیہ مستورات نے نہایت اخلاص اور ایثار سے کام لیا ہے اور کہ شرح صدر سے چندہ ادا کر کے نہ صرف اپنی قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ اللہ کے حضور جنت میں اپنا گھر بنایا ہے۔

اس عرصہ میں کل رقم جو وصول ہوئی ہے۔ ۴۹۵۸ ہے۔ جو مطلوبہ رقم کا نصف ہے۔ حالانکہ اس مطلوبہ رقم کی فوری ضرورت تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ جماعت کی مستورات کے اخلاص اور قربانی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا۔ کہ یہ رقم ایک قلیل عرصہ میں جمع ہو جائیگی لیکن اس وقت تک نصف رقم تک ہونا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جماعتوں میں باقاعدہ وصولی چندہ کا انتظام نہیں کیا گیا۔ ورنہ وہ احمدیہ مستورات جنہوں نے آج سے دس سال حضرت کے ارشاد پر ۸۳ ہزار روپیہ جمع کر دیا تھا ہے اس قلیل رقم کا جمع ہونا معمولی بات تھی۔ پس سمجھتا ہوں کہ جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام قائم ہے۔ ان تو کام خاصہ ہوا ہے۔ اور کہ جس جگہ عہدہ داران نے انتظام کر دیا ہے۔ وہاں بھی چندہ جمع ہو گیا ہے۔ جہاں عہدہ داران نے اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کو نظر انداز کیا ہے۔ وہاں سے چندہ آنا تو درکنار جواب تک نہیں آیا۔ باوجودیکہ میں نے اس تحریک کے ساتھ ایک کارڈ جواب کے لئے رکھا تھا۔ تا عہدہ داران فوری کام شروع کریں۔

جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام ہے وہاں وصولی اچھی ہے۔ جیسا کہ لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن نے ہزار ستر روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور اسی طرح قادیان کی لجنہ اماء اللہ نے بھی مبلغ ۶۱۰ روپیہ داخل کئے ہیں۔

اس تحریر کے ذریعہ میں ان جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں جن سے چندہ مرمت مسجد لندن نہیں آیا ہے۔ یا جنہوں نے وعدے لئے ہیں۔ پر وصولی باقی ہے۔ وہ اس چندہ کو فوراً دفتر محاسب میں معہ تفصیل کے ارسال فرما دیں۔ تاکہ روپیہ پورا ہو جائے مرمت مسجد لندن کے لئے اس وقت بمشکل ایک قسط بھیجی جا سکی ہے۔ اسوقت دوسری قسط کا روانہ کیا جانا نہایت ضروری ہے پس جماعتیں احمدیہ مستورات سے چندہ وصول کر کے فوراً روانہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

ذیل میں ایک فہرست ان جماعتوں کی دیجاتی ہے۔ جن سے یہ چندہ وصول ہو گیا ہے:۔

## فہرست وصولی چندہ مرمت مسجد لندن

| نام | رقم |
|---|---|
| میاں امام الدین صاحب سیکھواں | ۷-۰-۰ |
| نبی بخش صاحب نواں پنڈ بیلداران | ۰-۸-۰ |
| جماعت کریام | ۲۴-۵-۳ |
| جماعت منٹگمری | ۱-۰-۰ |
| سلیمہ بیگم اسسٹنٹ سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن | ۱۰۷۰ |
| بابو حشمت اللہ صاحب پوسٹل کلرک کالکا | ۵ |
| احمد علی صاحب لدھیکے نیویں | ۳۰ |
| نواب الدین صاحب چانگریاں سیالکوٹ | ۱۸ ۰ |
| محمد خان صاحب جماعت کوٹ قیصرانی | ۱۶ ۲ |
| جماعت کڑیانوالہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب | ۲۵-۰-۰ |
| طالب حسن صاحب چک ۳۵ | ۱۶ ۰ |
| جماعت سنور رحمت اللہ صاحب | ۴۰ ۰ |
| نواب خان صاحب چاہ چھجو والہ | ۱ |
| جنت بی بی " " " " | ۱ ۸ |
| جماعت شاہجہان پور | ۴۷-۱۰-۳ |
| غنیہ بیگم صاحبہ کمالیہ لائل پور | ۱-۰-۰ |
| جماعت گورداسپور مولوی چراغ الدین | ۱۶ ۹ |
| از فاطمہ مرحومہ حسن ابدال | ۵ |
| سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی | ۷۰ |
| سید محبوب عالم صاحب آگرہ | ۲-۸ |
| جماعت پشاور عبد المجید صاحب | ۳۲ ۱۲ |
| جماعت کھاریاں فضل الٰہی صاحب | ۵ |
| " کاٹھ گڑھ دولت خان صاحب | ۲۵ |
| " اہدا بھاگوپٹی پیر محمد صاحب | ۸ ۰ |
| سید عابد حسین صاحب افسر بل بجادر | ۱ |
| اللہ بخش صاحب چک ۹ | ۹۲ ۴ |
| چوہدری مولا بخش صاحب چک ۳۵ | ۴-۰ |
| بابو محمد حنیف صاحب پوسٹل کلرک شکر گڑھ | ۳-۰ |
| جماعت گوجرات عبد المجید صاحب | ۱۰۰ |
| " بہاول پور عزیز محمد صاحب | ۴ |
| " شاہ مسکین ولایت شاہ صاحب | ۷ ۲ |
| عظیم الدین صاحب پیر بیگ شاہ | ۸ |
| جماعت گھنوکے ججہ محمد خورشید صاحب | ۱۷ |
| " داعیوالہ سید حسین علی صاحب | ۲ ۱۲ |
| محمد الدین صاحب ستونگ | ۴ |
| حیات محمد صاحب موگا منڈی | ۱ |
| جماعت جڑانوالہ محمد شفیع صاحب | ۳ |
| " ڈیرہ بابا نانک | ۱۹-۱۳-۳ |
| " پاک پٹن چوہدری غلام احمد صاحب | ۱۷ ۱۰ |
| چوہدری ابوالہاشم صاحب کلکتہ | ۱۰ |
| محمد اسمٰعیل صاحب لائل پور | ۱ |
| شیخ رفیع الدین سب انسپکٹر پولیس شاہ پور | ۳-۷ |
| قاضی عبد الحمید صاحب امرت سر | ۲۹ |
| جماعت مڈھ رانجھا شیخ مولا بخش صاحب | ۲ ۹ |
| " جھنگ بابو محمد حسین صاحب | ۳ ۱۵ |
| " لاہور چھاؤنی | ۵ |
| " شملہ بابو نواب الدین صاحب | ۴۹-۲ |
| " لالہ موسیٰ میاں محمد الدین صاحب | ۳-۸ |

# چندہ خاص میں احباب کے مخلصانہ خطوط کا اقتباس

جماعت دہلی سے بابو غلام حسین صاحب سیکرٹری مال نے اطلاع کی ہے۔ کہ ۷۰۰ روپیہ کا بیمہ ارسال ہے۔ اس رقم کے داخل ہونے پر میرا اپنا چندہ خاص (بابو غلام حسین) ۸۵ روپیہ پورا ہو گیا ہے۔ اور بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس نے ۲۴۰ روپیہ ایک ماہ کی آمدنی یکمشت اور ۶۰ روپیہ زکوٰۃ کے کل ۳۰۰ روپیہ ادا فرمائے۔ جزاہم اللہ اسی طرح سے حکیم خلیل احمد صاحب دفتری نے ۱۷ روپیہ یکمشت ادا کئے۔ قسط دوم کے ادا کرنے والے احباب حسب ذیل ہیں۔

مولوی عبد الحمید۔ بابو محمد علی۔ مولوی عبد المجید شیخ محمود الحسن۔ بابو نذیر احمد۔ بابو اعجاز حسین خاں۔ ڈاکٹر محمد اشفق۔ چوہدری مقصود علی ایم۔ اے۔ بابو قمر احمد صاحبان۔ آخر الذکر صاحب نے صرف پہلی قسط ادا کی ہے۔

بٹھنڈا۔ بابو عبد الغنی صاحب نے احباب کے وعدوں کی فہرست بھیجی ہے۔ جو ۴۳۰ روپیہ کی ہے اور لکھا ہے کہ بھائی خادم حسین۔ بھائی اللہ دتا صاحبان نے اپنی ایک ماہ کی آمدنی یکمشت ادا کر دی ہے باوجودیکہ دونوں صاحبان کثیر عیال دار ہونے کے علاوہ آمدنی بھی قلیل رکھتے ہیں۔ اور میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اپنے معمولی گذارہ کے لئے بھی بہت تنگ رہتے ہیں۔

جماعت لدھیانہ۔ صوفی عبد الرحیم نے لکھا ہے کہ میاں شیر محمد صاحب محلہ اقبال گنج جنہوں نے تھوڑا سا عرصہ بیعت کی ہے۔ انکو جب تحریک چندہ خاص کا علم ہوا تو انہوں نے تحریک سنتے ہی حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص میں تیس روپیہ کی رقم یکمشت ادا کی۔ اور میاں ابراہیم صاحب نے باوجودیکہ آج کل بہت گر رہی ہے وہ نہایت تنگی سے اپنا گذارہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی ۱۲ روپیہ یکمشت ادا۔ ان کے علاوہ ایک صاحب سید عنایت حسین صاحب ساکن محلہ چھاؤنی نے فی الحال بیعت تو نہیں ہے۔ لیکن ۵ روپیہ چندہ اشاعت اسلام ادا کیا۔ اور مولوی برکت علی صاحب لائق اور مولوی بشیر احمد صاحبان نے اپنی دو دو قسطیں ادا کر دی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ سب قوم بیل ارسال کیا ہوں۔

گذشتہ پرچہ میں ایک نئے بیعت کرنیوالے چوہدری محمد صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سٹروعہ کی مثال پیش کی ہے۔ اور جماعت لدھیانہ میں میاں شیر محمد صاحب کی مثال سے واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے احباب نہایت اخلاص اور ایثار کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت چندہ کو جلد سے جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ڈھوراکنجہ۔ حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص جس وقت پہنچی۔ تو تمام احباب کو جمع کر کے تحریک سنائی گئی۔ تو سننے کے بعد چوہدری محمد بخش صاحب گرداور نے اپنی ایک ماہ کی آمدنی مبلغ پچاس روپے چندہ یکمشت ادا کر دیا۔ اور اس کے بعد ان کے اس نمونہ پر نہ صرف احباب ذیل نے شرح صدر سے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ بلکہ قریباً وعدہ کی رقم کا بھی بڑا حصہ اسی وقت ادا فرمایا ہے۔ اب ۲۰۹ روپیہ کے وعدہ سے صرف ۵۰ کی رقم باقی ہے۔ احباب کے نام حسب ذیل ہیں:۔

ماسٹر عبد اللہ خاں ۱۷ روپیہ ماسٹر مہدی شاہ ۱۲ روپے شیخ شمس الدین ۱۰ روپیہ شیخ اسمٰعیل ۱۱ روپیہ شیخ مولا بخش ۱۴ روپے۔ شیخ الٰہی بخش ۱۱ روپیہ مولوی رفیع الدین ۱۷ روپیہ

خانپور ریاست بہاولپور مولوی عبد اللطیف نے اطلاع کی ہے کہ یہاں میں اور ماسٹر محمد اسحٰق صاحب دو احمدی ہیں۔ مالی مشکلات کا ہر وقت سامنا رہتا ہے مگر سلسلہ کی ضروریات کو بھی مقدم کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ہماری مشکلات انفرادی ہیں۔ یہاں سے چندہ خاص کے ۵۰ روپیہ کا وعدہ ہے۔ جن میں سے دس روپے قرض لیکر ارسال کئے گئے تھے۔ باقی رقم تنخواہ ملنے پر ارسال ہو گی۔

سید محمد علی شاہ محصل بیت المال نے لکھا ہے کہ راجپورہ جنکشن پر ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہیں۔ آپ نے نہ صرف اپنی ایک ماہ کی آمدنی مبلغ ۷۵ روپیہ چندہ خاص میں تین قسطوں میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ چندہ عام بھی آئندہ باشرح ادا کرنے کا اقرار کیا ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

یکم اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک جن جماعتوں کا چندہ خاص آیا ہے۔ ان کی فہرست بھی اخبار میں دینے کے لئے طیار رکھی تھی۔ لیکن اخبار میں بوجہ عدم گنجائش نہیں آسکی ؛

## چندہ خاص میں اضافہ کرنیوالے احباب

گذشتہ پرچہ اخبار الفضل میں خان صاحب چوہدری نعمت خاں دہلی کے چندہ خاص کا ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنی ماہوار آمدنی کی دوسری قسط ہی ارسال فرمائی ہے۔ بلکہ اپنی زمیندارہ آمدنی کا بھی صحیح حساب لگا کر ۳۹ روپیہ کی رقم چندہ خاص کیلئے ادا فرمائی ہے اس تسلسل میں دو مثالیں اور ہیں۔

۱۔ جماعت گجرات کے مکرمی شیخ عبد الغفور و عبد الشکور صاحب تاجر کتب ہیں جنہوں نے اپنی دکان کا حساب نہایت باقاعدہ کر کے اپنی ماہوار آمد ۲۰۰ روپیہ قرار دی اور یہ رقم چندہ خاص میں ادا کر دی ہے۔ اس کا کچھ حصہ قابل ادا ہے۔

۲۔ دوسرے ایک اور بزرگ ہیں جن کا نام مصلحتاً ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے ان کی چٹھی کا خلاصہ میرے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

میں نے اپنی ماہوار آمدنی کا اندازہ بعد منہائی انکم ٹیکس پراویڈنٹ فنڈ ۳۸۰ روپیہ لگایا تھا۔ اس کے بعد مجھے خیال آیا۔ کہ سالانہ آمدنی کا حساب کر کے پھر ماہوار آمدنی نکالنی چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ چندہ خاص میں میں کم رقم ادا کروں۔ اور میری آمدنی کی اوسط ۳۸۰ روپیہ سے زیادہ ہو۔ اس پر میں نے سالانہ آمدنی کا حساب کیا۔ تو میری ماہوار اوسط ۵۳۹ روپیہ بیٹھتی ہے۔ اس لئے میں اطلاع کرتا ہوں۔ کہ میرا وعدہ چندہ خاص بجائے ۳۸۰ کے ۵۳۹ روپیہ رکھا جاوے۔ اس میں سے میں ۲۰۵ مورخہ ۳۰ ستمبر تک ادا کر چکا ہوں اب آج ۳۰۰ روپیہ بھیج رہا ہوں پس میری طرف سے ۵۰۵ روپیہ ہو گیا ہے۔ باقی رقم ماہ نومبر میں بھیجکر اپنی ماہوار آمدنی پوری داخل کر دونگا۔ انشاء اللہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور ہمکو مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ جان و مال میں برکت دے آمین ثم آمین۔

میں یہ مثالیں پیش کرتے ہوئے ان احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح سے ان کے دوسرے بھائی نہ صرف ملازم پیشہ بلکہ تاجر پیشہ بھی اپنے چندہ خاص میں اضافے کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف اضافہ کرتے ہیں۔ بلکہ رقم بھی ساتھ ارسال فرماتے ہیں ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ہر قسم کی آمدنی پر چندہ خاص ادا کریں اور حضرت اقدس کے مقررہ وقت کے اندر روپیہ ادا فرما دیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایسے مواقع کبھی کبھی آتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو ایسی قربانیوں سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی دعائیں

نیازمند:۔ عبد المغنی
ناظر بیت المال

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)